صحابیات کے اعلیٰ اوصاف — سلسلہ نمبر 9

صَحابیات وصالحات
اور
راہِ خُدا میں خَرچ کرنا

- راہِ خدا میں خرچ کرنے سے مُراد 5
- راہِ خدا میں خرچ کرنے کا فائدہ 9
- راہِ خدا میں خرچ نہ کرنا کیسا؟ 14
- راہِ خدا میں خرچ کرنے سے متعلق سوالات 21
- شوہروں کو راہِ خدا میں خرچ کرنے پر اُبھارنے اور مدد کرنے والی خواتین کے چند واقعات 31

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صحابیات وصالحات اور راہِ خُدا میں خَرچ کرنا

سترّ ہزار فرشتوں کی حاضری

ایک مرتبہ اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی خِدمت میں حاضِر کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حُضُورِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خَیر فرمارہے تھے کہ حضرت سَیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کچھ ان اَلْفاظ میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا: ہر روز 70 ہزار فرشتے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر قَبْرِ اَنْور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پَر بچھاتے ہوئے دُرُودِ پاک پڑھتے رہتے ہیں، جب شام ہوتی ہے تو واپَس چلے جاتے ہیں پھر ان ہی کی مِثْل اور فرشتے آتے ہیں اور وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ جب زمین کُھلے گی تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم 70 ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں قَبْرِ اَنْور سے باہَر تشریف لائیں گے جو آپ کو اللہ پاک تک پہنچادیں گے۔ [1]

سَتَّر ہزار صبح ہیں سَتَّر ہزار شام | یُوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَشْہُور مُفَسِّر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: خَیال رہے کہ ہمیشہ سارے فرشتے ہی حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود بھیجتے

[1] ...... دارمی، المقدمة، باب ما اکرم اللہ تعالٰی نبیہ بعد موتہ، ص۵۹، حدیث: ۹۵

[2] ...... حدائقِ بخشش، ص ۲۲۰

ہیں، (جیسا کہ فرمانِ خُداوندی ہے:) اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ (پ۲۲، الاحزاب:۵۶) (ترجمۂ کنزُالایمان: بیشک اللہ اور اسکے فرشتے دُرُود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر) مگر یہ 70 ہزار فِرِشتے وہ ہیں جن کو عمر میں ایک بار حاضریِ دربار کی اِجازت ہوتی ہے یہ حضرات حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بَرَکت حاصِل کرنے کو حاضری دیتے (ہیں)۔[1]

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا ہی پیارے انداز میں اس منظر کی عکاسی فرماتے ہیں:

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رُخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
مَعصُوموں کو ہے عُمْر میں صرف ایکبار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عُمر بھر کی ہے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خُدا میں دینے کی نیت کر چکی ہوں

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شہزادی اور عَشَرۂ مُبَشَّرہ یعنی جَنَّت کی بِشَارت پانے والے 10 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرت سیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی زوجہ حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے ایک مرتبہ اپنی باندی فَروخْت کی اور ابھی اس کی قیمت اپنی گود میں لے کر تشریف فرما تھیں کہ آپ کے شوہر حضرتِ سیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تشریف لے آئے، انہوں نے آپ کی گود میں اتنی رَقَم دیکھی تو اپنی کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ان سے کہا: یہ مجھے دیدیں۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے عَرض

---

[1] ...... مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۲۸۲

[2] ...... حدائقِ بخشش، ص ۲۲۰، ۲۲۱

کی:(میں ضرور پیش کر دیتی، مگر) میں یہ صَدَقَہ (یعنی راہِ خُدا میں دینے کی نیّت) کر چکی ہوں۔[1]

کچھ بھی بچا کر نہ رکھتیں

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! حضرت سَیِّدَتُنا اسما رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے مُتَعَلِّق مَرْوِی ہے کہ وہ کچھ بھی جَمْع نہ فرماتیں[2] بلکہ جیسے ہی کچھ مُیَسَّر آتا، راہِ خُدا میں دے دیتیں اور ایسا وہ کیوں کرتی تھیں، خود ہی اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: ایک مرتبہ میں کوئی چیز تولنے میں مَصْرُوف تھی کہ **اللہ** کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے گزرے اور اِرشَاد فرمایا: اے اسما! گِن گِن کر نہ رکھ! ورنہ **اللہ** بھی تمہیں گِن گِن کر دے گا۔ فرماتی ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان کے بعد میں نے کبھی آمدن کو شُمار کیا نہ گِن گِن کر (راہِ خُدا میں) خَرْچ کیا۔[3] اس کے علاوہ ایک مرتبہ انہیں خود **اللہ** کے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان اَلْفَاظ میں ایسا کرنے کا حُکْم اِرشَاد فرمایا تھا: لَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ یعنی راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے سے مت رُک، ورنہ رِزْق روک دیا جائے گا۔[4] نیز انہوں نے اپنے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا تھا، جیسا کہ مَرْوِی ہے کہ ایک بار سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں 3 پرندے ہدیۃً پیش کئے گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک پرندہ اپنے غلام کو کھانے کے لئے عطا

---

[1] ....مسلم، کتاب السلام، باب جواز ارداف... الخ، ص ۸۶۳، حدیث: ۳۵-(۲۱۸۲)، مفهومًا

[2] ....ادب مفرد، باب سخاوة النفس، ص ۹۲، حدیث: ۲۸۰

[3] ....مسند امام احمد، مسند النساء، حدیث اسماء بنت أبي بكر، ۱۱/ ۱۵۲، حدیث: ۲۷۷۲۹

[4] ....بخاری، کتاب الزكاة، باب التحريض على الصدقة... الخ، ص ۴۰۰، حدیث: ۱۴۳۳

فرمادیا، دوسرے روز غلام وہ پرندہ لے کر جب خِدمَتِ اَقْدَس میں حاضِر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے اِرشاد فرمایا: **اَلَمْ اَنْھَكَ اَنْ تُخَبِّئَ شَیْئًا لِغَدٍ** یعنی کیا میں نے تجھے مَنع نہیں کیا تھا کہ کل کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھا کر؟ کیونکہ **اللّٰہ** پاک ہر دوسرے دن کا رِزْق عطا فرماتا ہے۔[1]

جمع کر کے کبھی نہ سرور نے | کوئی مال و مَنال رکھا ہے[2]

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دَعْوَتِ اِسلامی کے اِشاعَتی اِدارے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَه** کی 1548 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب **فیضانِ سنّت جلد اوّل** صَفْحَہ 344 پر ہے: ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَقامِ تَوَکُّل یقیناً سب سے بُلند تر تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے واسطے دوسرے دن کے لئے کبھی بھی کھانا بچا کر نہیں رکھتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مال کی کبھی زکوٰۃ نہیں دی، اِس لئے کہ کبھی مال جَمْع ہی نہیں فرمایا جو زکوٰۃ فَرْض ہوتی۔

کوڑی نہ رکھ کفن کو، تج ڈال مال و دھن کو | جس نے دیا ہے تن کو، دیگا وُہی کفن کو

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! یاد رہے! مالِ حلال جَمْع کرنا حرام نہیں، کیونکہ مال جَمْع رکھنا اور بعدِ وفات چھوڑ جانا حَلال ہے جبکہ اِس سے زکوٰۃ، فِطرہ، قُربانی اور حقُوقُ الْعِباد ادا کئے جاتے رہے ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ......شعب الایمان، باب التوکل والتسلیم، ۲/۱۱۹، حدیث: ۱۳۴۷

[2] ...... وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۴۴۳

راہِ خُدا میں خرچ کرنے سے مراد

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! حضرت سَیِّدُنا علّامہ محمد شریف جُرْجَانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ضَرورت کی جگہ مال خَرْچ کرنے کو اِنْفَاق کہتے ہیں۔[1] لِہٰذا جو مال اللہ پاک کی رضا کیلئے خَرْچ کیا جائے اسے اِنْفَاق فِي سَبِيْلِ الله کہتے ہیں۔ بہارِ شَرِیعت میں ہے: فِي سَبِيْلِ الله یعنی راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کی چند صورتیں ہیں: مَثَلاً کوئی شخص مُحتاج ہے کہ جِہاد میں جانا چاہتا ہے، سواری اور زادِ راہ اُس کے پاس نہیں تو اُسے مالِ زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خُدا میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادِر ہو۔[2]

اسی طرح تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان میں ہے کہ (راہِ خُدا میں) خَرْچ کرنا واجِب ہو یا نَفْل، نیکی کی تمام صورتوں میں خَرْچ کرنے کو شامل ہے، خواہ وہ کسی غریب کو کھانا کھلانا ہو یا کسی کو کپڑے پہنانا، کسی غریب کو دوائی وغیرہ لے کر دینا ہو یا راشن دِلانا، کسی طالبِ عِلْم کو کِتاب خرید کر دینا ہو یا کوئی شِفاخانہ بنانا یا فوت شُدگان کے اِیصالِ ثواب کیلئے فُقَرا و مساکین کو تیجے، چالیسویں وغیرہ پر کھلانا ہو۔[3] جبکہ حضرت سَیِّدُنا سُفْیَان ثَوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا قول ہے کہ اللہ پاک کی اِطاعَت کے سوا اور کام میں جو مال خَرْچ کیا جائے وہ قلیل بھی ہو تو اِسْرَاف ہے۔[4]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! قرآنِ کریم میں ہے:

---

[1] ......کتاب التعریفات، ص ۹۷

[2] ......بہارِ شریعت، حصہ: ۵، ۱/ ۹۲۶

[3] ......تفسیر صراط الجنان، پ ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۱/ ۳۹۵ بتصرف

[4] ......تفسیر خازن، پ ۸، الانعام، تحت الآیۃ: ۱۴۱، ۲/ ۱۶۴

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۵) | ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی راہ میں خَرْچ کرو۔

تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان جلد اوّل صفحہ نمبر 311 پر اس آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں ہے کہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کا اَصْل حُکْم تو مال کے حوالے سے ہے لیکن علّامہ صاوِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نے اس کے معنیٰ کی مزید وُسْعت کو بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: آیت کا مَطْلَب یہ ہے کہ اللہ پاک کی فرمانبرداری اور اس کی رضا کے کاموں میں اپنے جان و مال کو صَرف کرو، خواہ جہاد ہو یا رشتے داروں سے حُسْنِ سُلوک یا اللہ پاک کے کمزور اور غریب بندوں کی مَدَد کی صُورت میں ہو۔[1] اَلْغَرَض عِلْمِ دین کی اِشاعَت میں حصّہ لینا، دینی مَدارِس کی مَدَد کرنا، مَساجِد بنانا، دینی کُتُب کے لئے لائبریری بنانا، مُسافِر خانے بنانا، ضَرورت مند پڑوسیوں اور رِشتہ داروں کی مَدَد کرنا، مُحتاجوں، اَپاہجوں اور غریبوں کے علاج مُعالَجہ اور مَقْروضوں کے قرض کی ادائیگی کے لئے خَرْچ کرنا وغیرہ ایسے کام ہیں کہ ان میں سے جس کام میں بھی خَرْچ کریں گی وہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا ہی کہلائے گا۔

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان میں ہے: راہِ خُدا میں خرچ کرنے سے یا زکوٰۃ مراد ہے جیسے کئی جگہوں پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ ہی کا تذکرہ ہے یا اس سے مُراد تمام قسم کے صدقات ہیں جیسے غریبوں، مسکینوں، یتیموں، طَلَبہ، عُلَما اور مَساجِد و مَدارِس وغیرہا کو دینا نیز اولیائے کرام یا فوت شُدگان کے اِیصالِ ثواب کیلئے جو خَرْچ کیا جاتا ہے وہ بھی

[1]......تفسیر صاوی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۹۵، ۱/۱۴۹

اس میں داخل ہے کہ وہ سب صدقاتِ نافلہ ہیں۔[1] چونکہ راہِ خدا میں خرچ کرنے کو صَدَقہ وخیرات بھی کہتے ہیں، لہٰذا آیئے اس اِعْتِبار سے بھی جان لیتی ہیں کہ اس کا معنیٰ ومَفْہُوم کیا ہے۔چُنَانْچِہ لُغَت میں صَدَقہ سے مُراد ہے: **عَطِیَّۃٌ یُّرَادُ بِهَا الْمَثُوْبَۃُ لَا الْمَکْرَمَۃُ** یعنی وہ عَطِیَّہ (GIFT) جس کے ذَرِیعے اپنی عزّت بڑھانے کے بجائے ثواب کا اِرادہ کیا جائے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ عَطِیَّہ (یعنی انعام) صَدَقہ کہلاتا ہے جس کے دینے کا مَقْصَد اپنی عزّت بڑھانا اور واہ واہ چاہنا نہ ہو صِرف ثواب کی نیّت سے دیا گیا ہو۔ جیسا کہ علّامہ سیِّد شریف جُرْجانی حنفی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ صَدَقہ کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: صَدَقہ وہ عَطِیَّہ (GIFT) ہے جو **اللہ** پاک کی بارگاہ سے ثواب کی اُمّید پر دیا جائے۔[2]

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے مَرْوِی ہے کہ **اللہ** پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: **اَلدُّنْیَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَہٗ** یعنی دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو، **وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَہٗ** اور اسکا مال ہے جسکا کوئی مال نہ ہو **وَلَهَا یَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَہٗ** اور اِس کے لئے وُہی جَمْع کرتا ہے جس میں عَقْل نہ ہو۔[3] مشہور شارِحِ حدیث، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اس حدیثِ

[1]...... تفسیر صراط الجنان، پ۳، البقرة، تحت الآیة:۲۷۰، ۱/۲۷

[2]...... کتاب التعریفات، ص۲۰۷

[3]...... مسند امام احمد، مسند عائشة رضی اللہ عنها، ۱۰/۱۱۶، حدیث: ۲۵۱۵۳

پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یہاں دار سے مُراد عیش و عشرت کا گھر ہے یعنی دنیا کو عیش کی جگہ وہی سمجھتا ہے جس کے مُقدّر میں آخرت کا عیش نہ ہو، ورنہ مومن دنیا کو عَمَل کی جگہ اور رہنے کی منزِل سمجھتا ہے کہ جتنی زِندگی ہے اس میں کچھ کرلو یہ پھر نہ ملے گی۔[1]

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے | کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! زِندگی کے اِختِتام سے پہلے پہلے جو نیک کام کرنے کا ہمیں حُکم دیا گیا ہے، ان میں سے ایک راہِ خُدا میں خَرچ کرنا بھی ہے، جیسا کہ اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰﴾

(پ۲۸، المنفقون: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خَرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مُدّت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صَدَقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا۔

یعنی اے اِیمان والو! ہم نے تمہیں جو رِزق دیا اس میں جو صدقات واجِب ہیں انہیں ادا کرو اور یہ کام موت کی علامات ظاہِر ہونے اور زبان بند ہو جانے سے پہلے پہلے کرلو تاکہ ایسا نہ ہو کہ تم میں کسی کو موت آئے تو وہ دل میں کہنے لگے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مُدّت تک کیوں مُہلت نہ دی تاکہ میں صَدَقہ دیتا اور نیک لوگوں میں سے ہو جاتا۔[2]

---

[1] ...... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۴۲

[2] ...... تفسیر صراط الجنان، پ۲۸، المنفقون، تحت الآیۃ: ۱۰، ۱۰/ ۱۷۲

لِہٰذا اس سے پہلے کہ ہم ہمیشہ کی نیند سو جائیں اپنی اُخروی زِندگی کی بہتری کے لئے راہِ خُدا میں کچھ خَرْچ کر لیجئے۔

آہ! دولت کی حفاظت میں تو سب ہیں کوشاں | حِفظِ ایماں کا تصوُّر ہی مِٹا جاتا ہے
یاد رکھّو! وُہی بے عَقْل ہے اَحْمق ہے جو | کثرتِ مال کی چاہت میں مَرا جاتا ہے [1]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

راہِ خُدا میں خرچ کرنے کا فائدہ

راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا ثواب کا کام ہے۔ چُنانْچِہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۝ (پ ۲۷، الحدید: ۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ (میں) کچھ وہ خَرْچ کرو جس میں تمہیں اوروں کا جانشین کیا تو جو تم میں ایمان لائے اور اس کی راہ میں خَرْچ کیا ان کیلئے بڑا ثواب ہے۔

اس آیتِ مُبارَکہ کے تَحت صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو مال تمہارے قبضے میں ہیں سب اللہ پاک کے ہیں، اس نے تمہیں نَفْع اُٹھانے کیلئے دے دیئے ہیں، تم حقیقۃً ان کے مالِک نہیں ہو، بمَنْزِلہ نائب و وکیل کے ہو، انہیں راہِ خُدا میں خَرْچ کرو اور جس طرح نائب اور وکیل کو مالِک کے حُکْم سے خَرْچ کرنے میں کوئی تاَمُّل نہیں ہوتا تو تمہیں بھی کوئی تاَمُّل و تَرَدُّد نہ ہو۔

[1] ......وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص ۴۳۲

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! مَعْلُوم ہوا راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا انتہائی ثواب کا کام ہے اور بلاشبہ جو اِسلَامی بہن بھی یہ نیک کام کرتی ہے، اجر و ثواب کا ذخیرہ اس کے نامۂ اَعمال میں جَمْع کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ ایک مَقام پر اِرشَاد ہوتا ہے:

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ (پ۱۰، الانفال: ۶۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی راہ میں جو خَرْچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائے گا اور کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو گے۔

راہِ خُدا میں خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے

حضرت سَیِّدُنا امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد شمس الدین قُرطبی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

ترجمۂ کنزالایمان: انکی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرْچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا عِلْم والا ہے۔

تو اللہ پاک کے خزانوں کو تقسیم فرمانے والے ہمارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ خُداوندی میں عَرض کی: رَبِّ زِدْ اُمَّتِیْ یعنی اے میرے رب! میری اُمّت کو اس سے بھی زیادہ عَطا فرما تو بارگاہِ خُداوندی سے یہ خوش خبری ملی:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةًؕ (پ۲، البقرۃ: ۲۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حَسَن دے تو اللہ اس کے لئے بہُت گُنا بڑھادے۔

اللہ پاک کے مَحبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ مُژدہ (خوش خبری) پانے کے باوُجود اپنی اُمّت کی دَستگیری فرماتے ہوئے مزید کرم نوازی کے لئے عَرض کی تو اِرشاد ہوا:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝۱۰ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔[1]

راہِ خُدا میں خرچ کیا ہوا مال بڑھتا ہی رہتا ہے

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے مَرْوِی ہے کہ دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: بے شک اللہ پاک (راہِ خُدا میں خَرچ کی ہوئی) تمہاری کھجور اور لُقمہ کی اس طرح پَرْوَرِش فرماتا ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے، یہاں تک کہ وہ کھجور یا لُقمۂ طعام (یعنی اس کا ثواب) اُحد پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔[2]

دہ در دُنیا ستّر در آخرت

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! راہِ خُدا میں خَرچ کرنے کے فائدے ہی فائدے ہیں، مشْہور

[1]...... تفسیر قرطبی، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، الجزء: ۳، ۲/ ۱۹۷

[2]...... مسند امام احمد، مسند عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا، ۱۰/ ۵۹۰، حدیث: ۲۶۸۸۹

مقولہ ہے: دَہ دَر دنیا، ستَّر دَر آخِرت یعنی نیکی کا اجر دنیا میں 10 گنا اور آخرت میں 70 گنا ملے گا۔لہٰذا یاد رکھئے! راہِ خُدا میں دی جانے والی چیز ہرگز ضائع نہیں ہوتی، آخرت میں اَجْر وثَواب کی حق داری تو ہے ہی، بسااَوقات دنیا میں بھی اِضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نِعْمَ الْبَدَل مِل جاتا ہے۔چُنانْچِہ،

دو بزرگ حضرتِ سَیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْھا سے مُلَاقات کے لئے حاضِر ہوئے، انہیں شدید بھوک لگی تھی، لِہٰذا وہ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ اگر سَیِّدَتُنا رابعہ اس وَقْت انہیں کھانا پیش کردیں تو بہُت اَچھّا ہو، بلاشبہ ان کے یہاں رِزْقِ حَلال ہی ملے گا۔اس وَقْت آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْھا کے گھر میں صِرف دو ہی روٹیاں تھیں جو آپ نے انہیں پیش کردیں، ابھی انہوں نے کھانا شروع نہ کیا تھا کہ کسی سائل نے دروازے پر صَدا بُلند کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْھا نے وہ دونوں روٹیاں اٹھا کر اسے دیدیں، یہ دیکھ کر وہ دونوں حضرات حیرت زَدہ رہ گئے، مگر بولے کچھ نہیں۔کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک کنیز بہُت سی گرما گرم روٹیاں لئے حاضِرِ خِدمَت ہوئی اور عَرْض کی کہ یہ میری مالِکہ نے بھجوائی ہیں۔حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْھا نے وہ روٹیاں شُمار کیں تو وہ 18 تھیں، یہ دیکھ کر آپ نے کنیز سے فرمایا: شاید تمہیں غَلَط فہمی ہوگئی ہے، یہ روٹیاں میرے یہاں نہیں بلکہ کسی اور کے ہاں بھیجی گئی ہیں۔کنیز نے یقین کے ساتھ عَرْض کی کہ یہ آپ ہی کیلئے بھجوائی گئی ہیں مگر آپ نے کنیز کے مسلسل اِصْرار کے باوُجود روٹیاں واپس لوٹادیں۔کنیز نے جب واپس جا کر اپنی مالِکہ سے یہ ماجرا بیان کیا تو اس نے حُکْم دیا کہ اس میں مزید دو روٹیوں کا اِضافہ کرکے

لے جاؤ، کنیز جب 20 روٹیاں لے کر حاضِر ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا نے قبول فرمالیں اور مہمانوں کی خوب خاطِر تواضُع فرمائی۔ کھانے سے فراغت کے بعد ان دونوں نے ماجرا دَرْیافْت کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا نے اِرشَاد فرمایا: جب آپ حضرات تشریف لائے تو مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ بھوکے ہیں۔ چُنانْچِہ جو کچھ گھر میں تھا وہ میں نے پیش کر دیا، اتنے میں سائل نے صَدا لگائی تو میں نے وہ دونوں روٹیاں اسے دے کر بارگاہِ خُداوندی میں عَرْض کی: یاالله! تیرا وعدہ ایک کے بدلے 10 دینے کا ہے اور مجھے تیرے وعدے پر مُکَمَّل یقین ہے۔ جب وہ کنیز 18 روٹیاں لائی تو میں نے سمجھ لیا کہ اس مُعامَلے میں ضَرور کوئی غَلَطی ہوئی ہے، اس لئے میں نے واپس کر دیں اور جب وہ 20 روٹیاں لیکر آئی تو میں نے وعدے کی تکمیل سمجھ کر انہیں قبول کر لیا۔[1]

اسی کی مِثل مَرْوِی ہے کہ ایک مرتبہ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے کسی مسکین نے سوال کیا۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا روزے سے تھیں اور گھر میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے خادِمہ سے وہ روٹی اس مسکین کو دینے کا حُکْم اِرشَاد فرمایا۔ تو اس نے عَرْض کی: آپ کی افطاری کے لئے اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اِرشَاد فرمایا: (کوئی بات نہیں، بہر حال) اسے وہ روٹی دے دو۔ خادِمہ نے حَسْبِ حُکْم وہ روٹی سائل کو دیدی۔ جب شام ہوئی تو کسی نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی خِدْمَت میں ایک بکری بطورِ ہَدِیّہ بھیج دی۔ لانے والا اس گوشت کو کپڑے میں ڈھانپے ہوئے لے کر آیا۔ تو

[1] ......تذکرۃ الاولیا، تمیمہ اول، باب ھشتم، ذکر رابعہ رحمۃ اللہ علیہا، ص ۶۹

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا نے خادِمہ کو بلا کر کہا: لو اس میں سے کھاؤ! یہ تمہاری اس روٹی سے بہتر ہے۔[1] اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ترے غلاموں کا نَقشِ قَدَم ہے راہِ خُدا | وہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لے کے چلے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خُدا میں خرچ نہ کرنا کیسا؟

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہماری اسلاف یعنی بزرگ خواتین اپنے رب کی عَطا پر کس قَدْر پختہ یقین رکھتی تھیں کہ جو کچھ پاس ہوتا سب اس کی راہ میں دے دیتیں، تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُنَّ اور دیگر صالحات نے کبھی بھی مال و دولت کو جَمْع کر کے نہ رکھا، بلکہ جب بھی جہاں بھی راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کا مَوْقَع مُیَسَّر آیا فوراً خَرْچ کر دیا اور اَفْسوس ایک ہم ہیں کہ اپنی اور اپنے بچوں کی دُنْیاوِی زِنْدَگی کی بہتری کے لئے بَہُت کچھ جَمْع کرتی رہتی ہیں مگر اُخْرَوِی زِنْدَگی کی بہتری کے لئے کچھ جَمْع کرنے کے مُتَعَلِّق نہیں سوچتیں، حالانکہ ہم نے جو کچھ جَمْع کر رکھا ہے، اس میں ہمارا کچھ نہیں، کیونکہ ہمارا وُہی ہے جو اِسْتِعمال کر لیا یا راہِ خُدا میں خَرْچ کر دیا۔ جیسا کہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: انسان کہتا ہے: **میرا مال میرا**

---

[1] ......موطا امام مالك، كتاب الصدقة، باب الترغيب في الصدقة، ص ٥٢٣، حديث: ١٩٢٩

[2] ......حدائقِ بخشش، ص ٣٦٩

مال۔ حالانکہ اے ابنِ آدم! تمہارا مال وُہی ہے جو تم نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صَدَقہ کرکے آگے بھیج دیا۔[1] نیز قرآنِ کریم میں ایک مقام پر راہِ خُدا میں خَرْچ نہ کرنے والوں سے یوں اِرشاد فرمایا گیا ہے:

وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ (پ۲۷، الحدید: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے۔

اس آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں صدر الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مال اسی کی مِلک میں رہ جائیں گے اور تمہیں خَرْچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا اور اگر تم خُدا کی راہ میں خَرْچ کرو تو ثواب بھی پاؤ۔

رِزْق میں بَرَکت کی تو ہے جُستجو
آہ! نیکی کی کرے کون آرزو![2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خُدا میں نہ دینا محرومی ہے

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا ثواب کا باعث ہے تو خَرْچ نہ کرنا بُلندیِ دَرَجات سے محرومی کے علاوہ بُخْل کی وجہ سے عذابِ نار کا بھی سَبَب ہے۔ کیونکہ راہِ خُدا

[1]......مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص۱۱۳۳، حدیث: ۳-(۲۹۵۸)

[2]......وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص۱۰۷

میں دینا گویا کہ سَخاوت اور نہ دینا بُخل کی علامت ہے اور ان دونوں کے مُتَعلّق **اللہ** کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: سَخاوت ایک جنّتی درخت ہے جس کی شاخ سخی نے پکڑ رکھی ہے اور وہ اُسے جنّت میں داخل کر کے ہی چھوڑے گی، جبکہ بُخل ایک جہنّمی دَرَخت ہے جس کی شاخ بخیل نے پکڑ رکھی ہے اور وہ اُسے جہنّم میں داخل کئے بغیر نہ چھوڑے گی۔[1]

راہِ خُدا میں دینے سے روکنے پر اظہارِ ناراضی

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! ہماری اسلاف یعنی بزرگ خواتین نے ہمیشہ اُخْرَوِی زِنْدَگی کی بہتری کے مُتَعلّق سوچا، یہی وجہ ہے کہ وہ دیگر عبادات بجالانے کے ساتھ ساتھ راہِ خُدا میں خَرْچ کی سَعَادت بھی پاتی رہتیں۔ بلکہ روایات میں تو یہاں تک آتا ہے کہ اگر کوئی انہیں اس کارِ خیر سے مَنْع کرنے کی کوشش کرتا تو وہ اس سے ناراض ہو جاتیں۔چُنَانْچِہ،

اعلیٰ حضرت، مُجَدِّدِ دِیْن وملّت، اِمامِ اَہلِسُنّت مولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا **عبد اللہ** بن زبیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کے تصرُّفات مَحْجُور کر دیئے (یعنی روک دیئے) تھے۔ ہزارہا روپے ایک جلسے میں محتاجوں کو تقسیم فرما دیتیں۔[2] تو آپ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا نے حضرت سَیِّدُنا **عبد اللہ** بن زبیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا پر اس قَدَر سَخْت ناراضی کا اِظْہار فرمایا کہ یہ عَہْد کر لیا: اگر

[1]......شعب الایمان، باب فی الجود والسخاء، ٧/٤٣٥، حدیث: ١٠٨٧٧

[2]......فضائلِ دعا، ص٢٧٧ بتصرف

میں نے عبداللہ سے بات کی تو مجھ پر نَذْر واجِب ہے۔حالانکہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنہا کو سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنہ کے بعد سب سے زیادہ (اپنے بھانجے) حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنہُما سے مَحَبَّت تھی اور وہ بھی حد دَرَجہ تعظیم بجا لاتے تھے۔لہٰذا حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنہُما کو جب یہ مَعْلُوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا ان سے ناراض ہو گئی ہیں تو انہوں نے آپ کو راضی کرنے کی حد دَرَجہ کوشش فرمائی، مگر آپ راضی نہ ہوئیں، آخر انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا کو راضی کرنے کے لئے قریش کے چند لوگوں کو بھیجا، آپ پھر بھی راضی نہ ہوئیں تو انہوں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ننھیال (بنو زُہرہ) سے اس مُعاملے میں مَدَد مانگی تو بَنُو زُہرہ میں سے حضرت سَیِّدُنا عبدالرحمٰن بن اَسْوَد اور مِسْوَر بن مَخْرَمہ رَضِیَ اللہُ عَنہُما نے آپ سے فرمایا کہ جب ہم اُمُّ الْمُؤمِنِین کی اِجازَت سے ان کے پاس حاضِر ہوں تو آپ اچانک پردے کے پیچھے چلے جانا (کیونکہ اُمُّ الْمُؤمِنِین جب بھی کسی سے مُلاقات فرماتیں تو درمیان میں ایک پردہ حائل ہوتا تھا)۔ انہوں نے ایسا ہی کیا یعنی بلا اِجازَت پردے کے پیچھے چلے گئے اور معافی طَلَب کی اور ادھر ان دونوں حضرات نے بھی سِفارِش کی تو آخر کار آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا ان سے راضی ہو گئیں۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنہ نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا کی خِدمت میں (قسم کا کفّارہ ادا کرنے کے لئے) 10 غلام بھیجے جنہیں آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا نے آزاد کر دیا، پھر آپ

برابر غلام آزاد کرتی رہیں، یہاں تک کہ 40 غلام آزاد کر دیئے۔[1]

کثیر مال ملنے پر موت کی آرزو

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے روکنے پر اپنی بہن کے اس لاڈلے بیٹے سے کس قَدر ناراض ہوئیں کہ جس سے اپنے سر تاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اپنے والدِ گرامی اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بعد سب سے زیادہ مَحبَّت فرماتی تھیں، یاد رکھئے! تاریخ میں ایک سے بڑھ کر ایک واقعات دَرج ہیں۔ یہاں تک کہ ہماری اسلاف میں ایک ایسی عَظِیْمُ الشَّان خاتون بھی ہیں جنہوں نے مالِ کثیر ملنے پر موت کی دُعا کی اور وہ قبول بھی ہوئی۔ چُنانچہ،

حضرتِ سَیِّدَتُنا بَرْزَہ بنتِ رافِع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے مَروِی ہے کہ ایک بار اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب بِنْتِ جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی خِدْمَت میں کچھ عَطِیَہ بھیجا، جب وہ (12 ہزار دِرْہَم کا عَطِیَہ) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس پہنچا تو اِرشَاد فرمایا: **اللہ** پاک عُمَر کی بَخشِش فرمائے! میری دوسری بہنیں (یعنی اُمَّہاتُ الْمُؤمِنِین) مجھ سے زیادہ اس کی حق دار ہیں۔ تو ان سے عَرض کی گئی کہ یہ سب آپ ہی کا ہے (دیگر اُمَّہاتُ الْمُؤمِنِین کا حِصّہ انہیں پہنچا دیا گیا ہے) تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے سُبْحٰنَ اللّٰہ

[1] ......بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب قریش، ص۸۹۷، حدیث: ۳۵۰۵

عمدۃ القاری، کتاب المناقب، باب مناقب قریش، ۱۱/ ۲۵۴، تحت الحدیث: ۳۵۰۵

کہا اور آنکھوں پر پردہ ڈال کر اِرشاد فرمایا: اس مال پر کپڑا ڈال دو۔ پھر حضرتِ سَیِّدَتُنا برزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے فرمانے لگیں کہ اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کر بنو فلاں اور بنو فلاں کے پاس لے جاؤ۔ یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے قریبی رشتے دار اور کچھ یتیم بچے تھے۔ (حضرت برزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اسے تقسیم کرتی رہیں) یہاں تک کہ جب تھوڑا سا مال باقی رہ گیا۔ تو حضرتِ سَیِّدَتُنا برزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عَرض کی: اے اُمُّ الْمُؤمِنِین! اس میں ہمارا بھی حق ہے۔ اِرشاد فرمایا: جو کچھ کپڑے کے نیچے بچا ہے تمہارا ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے دستِ مُبارَک آسمان کی طرف اٹھا کر عَرض کی: مولیٰ! آئندہ سال عمر کا کوئی ہدیّہ مجھ تک نہ پہنچے۔ **اللہ** پاک نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی دُعا کو قبول فرمایا اور اسی سال آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا اِنْتِقال ہو گیا۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اس مَوقَع پر اَفْسُرْدَگی کا اِظْہار کرتے ہوئے فرمایا: ایک قابلِ تعریف اور بے مثال خاتون چل بسیں جو یتیموں اور بیواؤں کی پناہ گاہ تھیں۔ [1]

سرکار کی تعریف کی حقدار

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا زَیْنَب بِنْتِ جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا وہ خوش بخت خاتون ہیں جن کے مُتَعَلِّق **اللہ** کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ غیبی خبر دی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سب سے پہلے وہ زوجہ مُطَہَّرَہ ملیں گی جن کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ چُنَانْچِہ اَزْوَاجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ نے اس

[1] ...... طبقات کبریٰ، ذکر ازواج رسول، ۴۱۳۲-زینب بنت جحش، ۸/۸۶ مفہوماً

فرمانِ عالی کا ظاہری معنیٰ مُراد لے کر اپنے ہاتھوں کو ناپنا شروع کر دیا لیکن جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے پہلے حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بِنْتِ جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا اِنْتِقال ہوا تب انہیں مَعْلُوم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے مُراد راہِ خُدا میں زیادہ خَرْچ کرنا تھا۔ جیسا کہ بخاری شریف میں اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے مَرْوِی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کسی زوجۂ مُطَہَّرہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرْض کی: ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملے گی؟ اِرشَاد فرمایا: جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ انہوں نے ایک درخت کی شاخ لے کر ہاتھوں کو ناپا تو حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے لیکن بعد میں ہم نے جانا کہ لمبے ہاتھوں سے مُراد زیادہ صدقہ دینا یعنی راہِ خُدا میں زیادہ خَرْچ کرنا تھا اور ہم میں سب سے پہلے وُہی (یعنی حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بِنْتِ جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملیں، کیونکہ انہیں صَدَقہ کرنا یعنی راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا بہُت پسند تھا۔[1]

کیوں پھریں شوق میں ہم مال کے مارے مارے
ہم تو سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1]...... بخاری، کتاب الزکاۃ، ١١-باب، ص٣٩٧، حدیث: ١٤٢٠

[2]...... وسائلِ بخشش (مرمم)، ص٢٩٤

راہِ خُدا میں خرچ کرنے سے متعلق سوالات

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! صَحابِیات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کے راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کے جذبے پر قربان! ان کی سیرت راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کے واقعات سے بھری پڑی ہے، اس کی ایک وجہ ان کی مَدَنی تَربِیَت بھی ہے جو مُعَلِّمِ کائنات، فَخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود فرمائی، یعنی انہیں راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کی ترغیب دلائی، مال کو روکے رکھنے سے مَنْع فرمایا اور دوسروں کے دکھ دَرْد میں شِرْکَت کا ذِہْن دیا، یہی وجہ ہے کہ اگر کبھی صَحابِیات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کو کسی مَوقَع پر راہِ خُدا میں خَرْچ کے حوالے سے کچھ تشویش لاحق ہوئی تو انہوں نے فوراً بارگاہِ رِسالَت میں حاضر ہو کر تشویش دور کر لی، چُنانچہ ذیل میں ایسی ہی چند روایات پیشِ خِدمَت ہیں:

﴿1﴾ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ بُجَیْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بارگاہِ رِسالَت میں یوں عَرْض گزار ہوئیں: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی غریب میرے دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے مگر پاس کچھ ہوتا نہیں جو اسے دوں (تو ایسی کشمکش میں کیا کروں)؟ اِرشَاد فرمایا: اگر تمہارے پاس سوائے جلے ہوئے کُھر کے اور کچھ نہ ہو تو وُہی اسے دے دو۔[1]

﴿2﴾ حضرت سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بارگاہِ بے کس پناہ میں عَرْض گزار ہوئیں: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں صَدَقہ کے مُتَعَلِّق کچھ بتائیے؟ اِرشَاد فرمایا: جو

[1] ......ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی حق السائل، ص۱۸۹، حدیث: ۶۶۵

رضائے الٰہی کی خاطر صَدَقہ کرے (یعنی راہِ خُدا میں کچھ دے) یہ اس کے لئے جہنّم سے رُکاوٹ ہے۔[1]

﴿3﴾ حضرتِ سَیِّدَتُنا اسما بِنْتِ صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے شوہر حضرت سَیِّدُنا زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی آمدنی سے صَدَقہ کرنے کے مُتعلّق عرض کی: **یانَبِیَّ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے پاس سوائے اپنے شوہر زبیر کی آمدنی کے کچھ نہیں ہوتا، اگر میں اس سے صدقہ وخیرات کروں تو کوئی حَرَج تو نہیں؟ اِرشاد فرمایا: جب مُمکن ہو صَدَقہ دو اور مال کو روک کر نہ رکھو، ورنہ **اللہ** پاک بھی تجھ سے اپنا رِزق روک لے گا۔[2]

﴿4﴾ حضرتِ سَیِّدُنا **عبدُاللہ** بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی زوجۂ محترمہ حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب ثَقَفِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ والا تَبار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے عورتو! صَدَقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیورات ہی سے کرو۔ تو میں اپنے شوہر کے پاس گئی اور کہا: آپ ایک تنگدست شخص ہیں اور **رَسُوْلُ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں صَدَقہ کرنے کا حُکْم دیا ہے، جائیے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھئے کہ اگر میں آپ پر صَدَقہ کروں تو کیا میری طرف سے ادا ہو جائے گا؟ اگر نہیں تو کسی اور پر خَرْچ کر دوں۔ تو سَیِّدُنا **عبدُاللہ** بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: تم خود ہی چلی جاؤ۔ لہٰذا میں بارگاہِ نَبَوِی میں حاضر ہوئی تو دیکھا کہ انصار کی ایک

[1] ......معرفۃ الصحابۃ، ذکر الصحابیات، باب المیم، ۴۰۱۵-میمونۃ... الخ، ۵/۳۰۸، رقم: ۷۸۴۲

[2] ......مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی... الخ، ص ۳۶۹، حدیث: ۸۹-(۱۰۲۹) مفہومًا

عورت بھی یہی سوال کرنے کے لئے درِ دولت پر حاضِر ہے۔ ہم حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَرعُوب رہتی تھیں، چُنانْچِہ جب حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہماری طرف آئے تو ہم نے ان سے کہا: خِدمَتِ اقدس میں جا کر عَرض کیجئے کہ دو۲ عورتیں دروازے پر اس سوال کے لئے کھڑی ہیں کہ اگر وہ اپنے شوہر اور زیرِ کفالت یتیموں پر صَدَقہ کریں تو کیا انکی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ اور اے بلال! یہ نہ بتایئے گا ہم کون ہیں۔ چُنانْچِہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بارگاہِ رِسالَت میں حاضِر ہو کر یہ سوال کیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستِفسار فرمایا: وہ عورتیں کون ہیں؟ عَرض کی: اَنصار کی ایک عورت اور زینب ہے۔ فرمایا: کونسی زینب؟ عَرض کی: عبد اللہ بن مَسْعُود کی زوجہ۔ اِرشاد فرمایا: ان دونوں کے لئے دُگنا اجر ہے، ایک رشتہ داری کا اور دوسرا صَدَقے کا۔[1]

صَحابِیّات و صالحات کے راہِ خُدا میں خرچ کرنے کے مزید 8 واقعات

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کی مبارک سیرت ہمارے لئے زِندَگی گزارنے کا بہترین نمونہ ہے۔ انہوں نے براہِ راست اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تَربِیَت پائی تھی، چُنانْچِہ یہ ہر دم سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب

[1] ...... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ والصدقۃ علی... الخ، ص ۳۶۰، حدیث: ۴۵-(۱۰۰۰)

وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُکْم پر عمل کرنے کو تیار رہتیں، یہی وجہ ہے کہ جب ایک مرتبہ حضور نبی رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عِیْدُ الْفِطْر کی نماز ادا فرمانے کے بعد حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ہمراہ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کا حُکْم اِرشَاد فرمایا تو انہوں نے اس فرمانِ عالی پر فوری عَمَل کرتے ہوئے اپنے زیورات اُتار کر پیش کر دیئے۔[1]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! ایسا نہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ترغیب دلانے پر تو صَحَابِیّات طَیِّبَات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ نے راہِ خُدا میں خَرْچ کیا اور بعد میں نہ کیا، یاد رکھئے! بعض صحابیات کے مُتَعَلِّق تو یہاں تک مَرْوی ہے کہ وہ اپنی نسلوں کی تَرْبِیَت بھی انہی اصولوں پر فرمایا کرتیں جن پر ان کی تَرْبِیَت مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمائی تھی۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ بِنْتِ مُنْذِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے مَرْوِی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اسما بِنْتِ صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنی بیٹیوں اور گھر والوں کو اَکْثَر یہ فرمایا کرتی تھیں: راہِ خُدا میں خَرْچ کرتی رہا کرو اور مال کے زیادہ ہونے کا اِنْتِظَار نہ کیا کرو، اگر زائد کے اِنْتِظَار میں رہو گی تو تمہیں کبھی مُیَسَّر نہ آئے گا اور اگر صَدَقَہ دیتی رہو گی تو مزید ملتا رہے گا۔[2] آیئے! راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کے حوالے سے صَحَابِیّات طَیِّبَات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کے کثیر واقعات میں سے چند ایک مُلاحَظہ کرتی ہیں:

---

[1] ......بخاری، کتاب العیدین، باب الخطبۃ بعد العید، ص۲۹۱، حدیث: ۹۶۴ مفہومًا

[2] ......طبقات کبری، تسمیۃ النساء المبایعات... الخ، ۴۱۹۸-اسماء بنت ابی بکر، ۸/ ۱۹۸

1 درہموں سے بھرا تھیلا

ایک مرتبہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس درہموں سے بھرا ہوا ایک بڑا سا تھیلا بھیجا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ عَرض کی گئی: دِرْہَم۔ اس پر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے حیران ہوتے ہوئے فرمایا: کھجوروں کی طرح اتنے بڑے تھیلے میں...! پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے یہ سب دِرْہَم راہِ خُدا میں تقسیم فرما دیئے۔[۱]

2 لاکھوں کی خیرات

حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ وغیرہ بعض اَوقات اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی خِدْمت میں ایک لاکھ دِرْہَم بطورِ نذرانہ پیش کرتے تو آپ انہیں ایک ہی دن میں تقسیم فرما دیتیں جبکہ آپ کا حال یہ ہوتا کہ مبارک دوپٹے پر پیوند لگے ہوتے اور روزہ دار ہوتیں۔[۲]

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ذَرَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں میں اَکْثَر اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس حاضِر ہوا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ اُمُّ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی طرف کسی نے مال کے 2 تھیلے بھیجے، میرے خیال میں ان میں تقریباً 80 ہزار یا ایک لاکھ دِرْہَم ہوں گے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے ایک بڑا تھال منگوایا اور وہ مال اس میں رکھ کر لوگوں

[۱]......طبقات کبریٰ، ذکر ازواج رسول اللہ، ۴۱۲۷-سودۃ بنت زمعۃ، ۸/۴۵ملخصًا

[۲]......احیاء العلوم، کتاب الفقر والزھد، بیان فضیلۃ الفقر مطلقًا، ۴/۲۴۲

میں تقسیم کرنے لگیں یہاں تک کہ شام تک ان کے پاس ایک دِرْہَم بھی باقی نہ بچا۔ شام کے وَقْت جب خادِمہ سے فرمایا کہ افطاری کا سامان لے آؤ تو وہ خشک روٹی اور زیتون کا تیل لے کر حاضر ہوئی، چُنانچہ میں نے عَرْض کی: آج آپ نے جو مال تقسیم کیا ہے اس سے ہمارے لئے گوشت خرید لیتیں تو ہم اس سے روزہ افطار کر لیتے۔ فرمانے لگیں: مجھے شرمسار نہ کرو! اگر یاد کروا دیتیں تو میں ضرور کچھ نہ کچھ رکھ لیتی۔ ①

3 سائل کو کبھی خالی نہ لوٹاتیں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے دَرِ اَقْدَس پر ایک سائل آیا اور کھانے کا سوال کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے خادِمہ سے اِرشاد فرمایا: اسے کھانے کو کچھ دو۔ خادِمہ اندر گئی اور واپس آکر عَرْض کی: گھر میں کچھ بھی نہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا: دوبارہ جاؤ اور کچھ نہ کچھ تلاش کرو۔ بالآخر خادِمہ کو ایک کھجور ملی تو فرمایا: یہی دے دو! کیونکہ اگر یہ بھی قبول ہو جائے تو اس میں بھی بہُت سے ذرّات ہیں (کہ اس بارگاہ میں تو ذرّہ بھر نیکی بھی قبول ہے)۔ ②

4 کفن صدقہ کرنے کی وصیت

حضرت سَیِّدَتُنا زینب بِنْتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے بوَقْتِ وِصال یہ وَصِیَّت فرمائی کہ میں نے ایک کفن تیّار کر رکھا ہے، ہو سکتا ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم

---

[1] ......حلیۃ الاولیاء، ذکر النساء الصحابیات، ١٢٤-عائشۃ زوج رسول اللہ، ٢/٥٨، رقم: ١٤٧٠

[2] ......شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی الاختیار... الخ، ٣/٢٥٤، حدیث: ٣٤٦٥

رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی کفن بھیج دیں، اگر انہوں نے بھیج دیا تو ایک کفن کو صدقہ کر دیا جائے۔[1] لِہٰذا جب اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھا کے لئے کفن بھیجا تو جو کفن آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھا نے خود تیّار کر رکھا تھا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھا کی بہن حضرتِ سَیِّدَتُنا حَمْنَہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا نے اسے صَدَقَہ کر دیا۔[2]

5 کنگن فوراً صدقہ کر دیئے

سرورِ کائنات، فَخْرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک سَفَر سے واپَسی پر حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا کے پاس تشریف لائے تو ان کے دروازے پر پردہ اور ہاتھوں میں چاندی کے دو۲ کنگن دیکھ کر واپس تشریف لے گئے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو رافع رَضِیَ اللہُ عَنْہ سَیِّدَتُنا خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْھا کے ہاں آئے تو (مَعْلُوم ہوا کہ) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھا کی چشمانِ مُبارَک سے آنسو جاری ہیں، (سَبَب پوچھنے پر) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھا نے انہیں **اللہ** پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد واپَسی کے مُتَعَلِّق بتایا اور (پھر گویا خود کو تسلّی دیتے ہوئے) فرمایا: یقیناً کسی خاص سَبَب سے ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپَس تشریف لے گئے ہیں (ورنہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا)۔ عَرْض کی: (آپ آنسو مت بہائیں) میں ابھی **اللہ** پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت میں حاضِر ہو کر پوچھ لیتا ہوں کہ واپس تشریف لے جانے کا سَبَب کیا ہے؟ چنانچہ جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے سرکارِ

[1] ......طبقات کبریٰ، ذکر ازواج رسول اللہ، ۴۱۳۲-زینب بنت جحش، ۸/۸۶

[2] ......طبقات کبریٰ، ذکر ازواج رسول اللہ، ۴۱۳۲-زینب بنت جحش، ۸/۸۷

دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کے مُتعلِّق عَرض کی تو آپ نے اِرشاد فرمایا کہ میں پردے اور کنگنوں کی وجہ سے واپس لوٹ آیا تھا۔ لٰہذا آپ نے سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو اس سے آگاہ کیا تو آپ نے پردے کو پھاڑ دیا اور دونوں کنگن اُتار کر حضرت سَیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ہاتھ سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمتِ عالیشان میں بھیج دیئے اور عَرض کی: میں نے ان کو صَدَقہ کر دیا ہے، آپ جہاں چاہیں خَرچ کر دیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے اِرشاد فرمایا: جاؤ! انہیں بیچ کر رقم اَہْلِ صُفّہ کو دیدو۔ انہوں نے دونوں کنگن اَڑھائی دِرْہَم میں بیچے اور وہ رقم اَہْلِ صُفّہ پر صَدَقہ کر دی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس تشریف لائے اور اِرشاد فرمایا: تم پر میرے والِد فِدا[1]! تم نے بہت اچھا کیا۔[2] اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مَغْفِرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

6 آگ کے کنگنوں سے نجات پالی

اسی طرح ایک صحابیہ بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئیں تو ان کے ساتھ ان کی بیٹی بھی

---

[1] ...... خیال رہے کہ میں فِدا میرے ماں باپ فِدا اِنتہائی مَحبّت و عَظَمت ظاہر کرنے کے لئے کہے جاتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۴۳۲)

[2] ...... ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الفقر... الخ، ذکر ما یستحب للمرء... الخ، ص۲۹۷، حدیث: ۶۹۶ بتغیر
ابو داود، کتاب الترجل، باب فی الانتفاع بالعاج، ص ۶۵۹، حدیث: ۴۲۱۳ بتغیر

تھی جس نے ہاتھ میں سونے کے 2 موٹے موٹے کنگن پہن رکھے تھے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافْت فرمایا: کیا تم ان کنگنوں کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ عَرْض کی: نہیں! تو فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ قِیامت کے دن **اللہ** تمہیں (ان کی زکوٰۃ نہ دینے کے سبَب) آگ کے کنگن پہنائے؟ یہ سن کر اس نیک بخت صحابیہ نے فوراً وہ کنگن اُتار کر حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت میں پیش کرتے ہوئے عَرْض کی: یہ **اللہ** اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہیں۔ [1]

7 سارا مال وقف کر دیا

حضرتِ سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی پوتی حضرتِ سَیِّدَتُنا عاتکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا فقیروں اور مُحتاج لوگوں کی مَدَد کرنے کیلئے ہر وَقْت مَوْقَع کی تلاش میں رہتیں، یہاں تک کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا نے اپنا سارا مال آلِ ابوسفیان کے فُقَرا اور ضَرورت مندوں کے لئے وَقْف کر دیا۔ چُنانْچِہ،

مَنْقُول ہے کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے دُو بیٹے معاویہ اور یزید جوان ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے شوہر خلیفہ عبد الملک بن مروان نے آپ سے کہا: بے شک آپ کے دونوں بیٹے جوان ہو چکے ہیں، اگر آپ اپنا اور اپنے باپ کی طرف سے میراث میں ملنے والا مال انہیں عطا فرما دیں گی تو یہ اپنے دیگر بہن بھائیوں سے زیادہ فضیلت والے ہو جائیں گے۔ مگر آپ نے ایسا کرنے سے اِنْکَار کر دیا اور جب خلیفہ نے اپنے وزیر کے

[1] ...... ابو داود، کتاب الزکاۃ، باب الکنز ماھو؟ وزکاۃ الحلی، ص ۲۵۴، حدیث: ۱۵۶۳

ذریعے ایسا کرنے کے مُتَعَلِّق دوبارہ کہا تو آپ نے وزیر سے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھے اپنے بیٹوں پر محتاجی کا ڈر ہے، حالانکہ وہ تو اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین کے بیٹے ہیں، بے شک میرے بیٹے اپنے باپ کے مال اور خِلَافَت سے بے پروا ہیں اور میں تمہیں گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ میں نے اپنا سارا مال آلِ ابوسفیان کے فُقَرا پر وَقْف کر دیا ہے کیونکہ وہ اس مال کے زیادہ ضَرورت مند ہیں۔ ⑴

8 ہیرے موتی راہِ خُدا میں دیتیں

حضرتِ سَیِّدَتُنا ہند بنت مُہَلَّب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْها کے مُتَعَلِّق مَرْوِی ہے کہ آپ بھی راہِ خُدا میں بہت زیادہ خَرْچ فرمایا کرتی تھیں، بلکہ آپ کے مُتَعَلِّق تو یہاں تک مَرْوِی ہے کہ قیمتی موتی اور ہیروں پر تسبیح پڑھا کرتیں اور تسبیح سے فارِغ ہوتیں تو جو خواتین ملنے کو خِدْمَت میں حاضِر ہوتیں ان سب کو وہ تمام موتی اور ہیرے دے کر اِرشاد فرماتیں: انہیں آپس میں تقسیم کرلو۔ ⑵

حضرتِ سَیِّدُنا امام ابراہیم بَیْہَقی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنی کتاب اَلْمَحَاسِن وَالْمُسَاوِیٔ میں فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا ہند بنت مُہَلَّب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْها نے ایک مرتبہ ایک ہی دن میں 40 غلام آزاد کئے۔ ⑶

---

[۱] ...... انساب الاشراف للبلاذری، بیعة الولید وسلیمان، ۵/ ۴۸

[۲] ...... تاریخ دمشق، حرف الهاء، ۹۴۴۶-هند بنت المهلب بن ابی صفرة، ۷۰/ ۱۹۲

[۳] ...... المحاسن والمساوی، محاسن السخاء، ص ۱۷۵

شوہروں کو راہِ خُدا میں خرچ کرنے پر ابھارنے اور مدد کرنے والی خواتین کے چند واقعات

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! راہِ خُدا میں خَرچ کے حوالے سے صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُنَّ اور دیگر صالحات کے واقعات بلاشُبہ حساب و شُمار سے زائد ہیں، جہاں یہ خود راہِ خُدا میں خَرچ کرنا پسند فرماتیں، وہیں ایسی مثالوں کی بھی تاریخ میں کمی نہیں کہ انہوں نے گھر میں کچھ نہ ہونے کے باوُجود کبھی اپنے شوہروں کو ناجائز آمدنی کمانے پر مَجبُور نہ کیا، بلکہ اگر کبھی ان کے شوہر نے گھر میں مَوجُود سب کچھ راہِ خُدا میں دینے کا ارادہ کر لیا یا دیدیا تو انہوں نے اس نیکی کے کام میں انہیں مبارک باد دی اور ہمیشہ ان کا ساتھ دیا۔ آیئے! ذیل میں کچھ ایسی مثالیں بھی مُلاحظہ کرتی ہیں:

① شوہر کو مبارک باد دی

حضرت سَیِّدُنا ابو دَحداح رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے بارگاہِ رِسالَت میں عَرض کی: **یَا رَسُولَ الله** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے دو۲ باغ ہیں، اگر میں ایک صَدَقَہ کر دوں تو کیا مجھے اس جیسا باغ جَنَّت میں ملے گا؟ اِرشَاد فرمایا: ہاں۔ پھر عَرض کی: کیا میرے ساتھ میری بیوی اُمِّ دَحداح بھی اسی باغ میں ہو گی؟ اِرشَاد فرمایا: ہاں۔ عَرض کی: میرے بچے بھی میرے ساتھ ہوں گے؟ اِرشَاد فرمایا: ہاں۔ چُنَانْچِہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے بہترین باغ جس کا نام حُنَیۡنَہ تھا خیرات کر دیا۔ اس باغ میں 600 کھجور کے درخت تھے۔ اس کے بعد اپنے اَہل و عَیال کی طرف

واپس ہوئے کیونکہ وہ سب اسی باغ میں رہتے تھے جسے اب صَدَقَہ کر دیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے باغ کے دروازے پر ہی کھڑے ہو کر اپنی بیوی کو آواز دی: اے اُمِّ دَحْداح! یہاں سے نکل آؤ۔ میں نے یہ باغ اللہ پاک کو بیچ دیا ہے،[1] اب یہ ہمارا نہیں رہا۔ یہ سن کر وہ بولیں: **مبارک ہو آپ نے بہترین ہستی کے ساتھ بڑے ہی نَفْع کا سودا کیا ہے۔**[2]

اسی رِوایت کو امام قُرطُبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کچھ اس انداز میں بیان فرمایا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو دَحْداح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دَحْداح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو یوں مخاطب فرمایا:

هَدَاكِ رَبِّي سُبُلَ الرَّشَادِ | اِلٰى سَبِيلِ الْخَيْرِ وَالسَّدَادِ
بِينِي مِنَ الْحَائِطِ بِالْوِدَادِ | فَقَدْ مَضٰى قَرْضًا اِلَى التَّنَادِ
اَقْرَضْتُهُ اللّٰهَ عَلٰى اعْتِمَادِي | بِالطَّوْعِ لَا مَنٍّ وَّلَا ارْتِدَادِ
اِلَّا رَجَاءَ الضِّعْفِ فِي الْمَعَادِ | فَارْتَحِلِي بِالنَّفْسِ وَالْاَوْلَادِ
وَالْبِرُّ لَا شَكَّ فَخَيْرُ زَادِ | قَدَّمَهُ الْمَرْءُ اِلَى الْمَعَادِ

یعنی میرا رب تجھے رُشد و ہِدایت کے راستوں میں سے خیر و بَرَکت والے سیدھے راستے پر چلائے۔ مجھے میرے مَحْبُوب ترین باغ سے الگ کر دے کیونکہ یہ میں نے قِیامت تک کے لئے اپنے رب کو بطورِ قَرْض دیدیا ہے۔ ایسا میں نے اپنی رضامندی سے کیا ہے، اِحسان جتلانے یا واپس لینے کے لئے نہیں۔ ہاں! مجھے بروزِ قِیامت دُوگُنا ملنے کی اُمّید ہے، لِہٰذا بچوں کو لے کر باہَر آجاؤ۔ بیشک نیکی وہ بہترین زادِ راہ ہے جسے انسان آخرت کے لئے آگے بھیجتا ہے۔

[1] ......تفسیر درمنثور، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۵، ۱/ ۷۴۶

[2] ......تفسیر کبیر، الجزء السادس، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۵، ۲/ ۴۹۹

حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ دَحْداح رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے جواباً کچھ یوں عرض کی:

بَشَّرَكَ اللهُ بِخَيْرٍ وَ فَرَحْ | مِثْلُكَ اَدّٰى مَا لَدَيْهِ وَ نَصَحْ
قَدْ مَتَّعَ اللهُ عِيَالِي وَ مَنَحْ | بِالْعَجْوَةِ السَّوْدَآءِ وَالزَّهْوِ الْبَلَحْ
وَالْعَبْدُ يَسْعٰى وَلَهٗ مَا قَدْ كَدَحْ | طُولَ اللَّيَالِي وَعَلَيْهِ مَا اجْتَرَحْ

یعنی اللہ پاک آپ کو خیر و بَرَکت اور خوشیوں کی بَشارت عطا فرمائے۔ آپ جیسے افراد کیا ہی خوب ہیں کہ جو کچھ پاس ہو راہِ خُدا میں دے دیتے ہیں اور خیر خواہی کا راستہ اپناتے ہیں۔ اللہ پاک نے میری اولاد کو خوب فائدہ دیا اور اسے کالے رنگ کی عجوہ اور سرخ عُمدہ کھجور سے نوازا۔ انسان کوشش کرتا ہے اور اپنی رات بھر کی محنت کا صِلہ پاتا ہے جبکہ اسے اپنے جرائم کا بَدلہ بھی دینا پڑتا ہے۔

پھر حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ دَحْداح رَضِیَ اللہُ عَنْہا اپنے بچوں کے پاس آئیں اور ان کے منہ میں موجود کھجوریں بھی نکالنے لگیں اور جو ان کے پاس خوشوں میں تھا اسے بھی جھاڑ دیا اور بچوں کو لے کر دوسرے باغ میں مُنْتَقِل ہو گئیں۔[1] اللہ پاک کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تجھ کو مل جائے گا جو قسمت میں | تیری، رِزْقِ حلال رکھا ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ......تفسیر قرطبی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۵، الجزء: ۳، ۲/ ۱۵۶

[2] ......وسائلِ بخشش (مرمم)، ص۴۴۴

2 شوہر کو پریشانی سے نجات دلائی

عَشَرۂ مُبَشَّرَہ میں سے حضرت سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی زوجہ حضرتِ سیِّدَتُنا سُعدیٰ بِنْتِ عَوف رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: ایک دن حضرت سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ تشریف لائے تو میں نے انہیں رنجیدہ خاطِر دیکھ کر سبب پوچھا اور عرض کی: کیا مجھ سے کوئی خطا ہو گئی ہے؟ فرمانے لگے: نہیں! پریشان تو ہوں مگر اس کا سبب آپ نہیں، آپ تو ایک مردِ مسلم کی نیک بیوی ہیں، بلکہ میری پریشانی کا سبب یہ ہے کہ میرے پاس کافی مِقدار میں مال جَمْع ہو گیا ہے اور سمجھ میں نہیں آرہا کہ اس کا کیا کروں؟ عرض کی: یہ بھی کوئی پریشانی والی بات ہے، آپ اسے (راہِ خدا میں) تقسیم فرما دیں۔ چُنانچہ حضرت سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے سارا مال لوگوں میں تقسیم فرما دیا یہاں تک کہ ایک دِرہم بھی نہ چھوڑا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا سُعدیٰ بنت عَوف رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے جب حضرت سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے خزانچی سے مال کی مِقدار مَعْلُوم کی تو اس نے 4 لاکھ دِرہم بتائی۔ [1]

ایک رِوایَت میں ہے کہ حضرت طلحہ بن **عبید اللہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس حَضْرَ موت سے 7 لاکھ دِرْہم آئے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ رات بھر فکر مند رہے، اس پر آپ کی زوجہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم بِنْتِ صِدِّیقِ اکبر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے پوچھا: اے ابو محمد! کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا: میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اس بندے کا اپنے رب کے مُتَعَلِّق گمان کیسا ہو گا جس نے

[1] ...... طبقات کبریٰ، ۴۷-طلحۃ بن عبید اللہ، ۳/ ۱۶۵

معجم کبیر، ۱/ ۷۱، حدیث: ۱۹۴

رات اس حال میں گزاری ہو کہ اس قدر کثیر مال اس کے گھر میں موجود ہو۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہَا نے عرض کی: (اس میں پریشانی کی کون سی بات ہے) جب صُبح ہو تو آپ اپنے حاجت مند دوستوں میں یہ مال تقسیم کر دیجئے گا۔ حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اس رائے سے بہُت خوش ہوئے اور فرمانے لگے: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، اے اُمِّ کلثوم! بے شک آپ خوش قسمت اور کامیاب شخص کی کامیاب اور خوش قسمت بیٹی ہیں۔ چُنانچہ جب صُبح ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے وہ مال انصار و مہاجرین میں تقسیم کر دیا اور کچھ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی طرف بھی بھیجا، اس پر آپ کی زوجہ حضرت اُمِّ کلثوم رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہَا نے عرض کی: اے ابو محمد! کیا اس مال میں سے ہمارا بھی کوئی حِصّہ ہے؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا، چلو اب جو کچھ بچ گیا ہے وہ تمہارے لئے ہے۔ فرماتی ہیں کہ 7 لاکھ میں سے ایک تھیلی بچی تھی جس میں ایک ہزار دِرْہم تھے۔[1]

(3) شوہر کی مدد

ایک مرتبہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اہلِ حِمْص کو یہ مکتوب روانہ فرمایا کہ مجھے اپنے فُقَرا کے مُتَعَلِّق بتاؤ۔ انہوں نے اپنے شہر کے تمام فُقَرا کے نام لکھ کر پیش کر دیئے۔ ان میں حضرت سَیِّدُنا سعید بن حُذَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا نام اور ایک قول کے مُطابِق حضرت سَیِّدُنا عُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا نامِ نامی تھا۔ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پوچھا: یہ سعید بن حُذَیم کون ہیں؟ عرض کی گئی: اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین!

[1]......سیر اعلام النبلاء، الطبقۃ الاولی، ۷-طلحۃ بن عبید اللہ، ۱۹/۳

یہ ہمارے حاکم ہیں۔ پوچھا: کیا وہ فقیر ہیں؟ عَرض کی: جی ہاں! ہم میں ان سے بڑا کوئی فقیر نہیں۔ دَرْیافْت فرمایا: وہ تحائف و وظائف کا کیا کرتے ہیں؟ عَرض کی: وہ سب کچھ راہِ خُدا میں خَرْچ کر دیتے ہیں اور اپنے اور اپنے اَہْل و عیال کے لئے کچھ بچا کر نہیں رکھتے۔ یہ جان کر اَمیرُ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا سعید بن جُذَیم رَضِیَ اللہ عَنْہ کو 400 دینار بھیجے اور فرمایا کہ انہیں خود پر اور اپنے گھر والوں پر خَرْچ کیجئے۔ جب یہ رقم آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس پہنچی تو اسے لے کر روتے ہوئے اپنی زوجۂ محترمہ کے پاس گئے، انہوں نے عَرض کی: آپ کو کیا ہوا ہے؟ کیا اَمیرُ الْمُؤمِنین اس دُنیائے فانی سے کُوچ فرما گئے ہیں؟ فرمایا: اس سے بھی بڑا حادِثہ رُونُما ہوا ہے۔ عَرض کی: کیا مسلمانوں میں اِنْتِشار پیدا ہو گیا ہے؟ فرمایا: اس سے بھی بڑا مُعامَلہ ہے۔ عَرض کی: تو پھر خود ہی بتا دیجئے کہ کیا ہوا ہے؟ فرمانے لگے: میرے پاس دنیا آ گئی ہے، حالانکہ میں **اللہ** کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہا مگر دنیا مجھ پر کُشادہ نہ ہو سکی، اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے زمانے میں بھی دنیا مجھ پر کُشادگی میں کامیاب نہ ہو سکی اور اب اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے زمانے میں یہ آخر میرے پاس آ ہی گئی ہے، ہائے اَفسوس! یہ زمانہ بھی کیسا ہے! ان کی یہ بات سن کر نیک بخت زوجہ نے عَرض کی: میری جان آپ پر قربان! اس کے ساتھ جو سُلُوک چاہے فرمایئے۔ فرمایا: کیا میں جو چاہتا ہوں اس میں میری مَدد کریں گی؟ عَرض کی: جی ہاں! ضَرور کروں گی۔ فرمایا: مجھے وہ پُرانی چادر دیجئے۔ راوی فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس چادر کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تین تین، پانچ پانچ

اور 10،10 دینار کی تھیلیاں بنائیں یہاں تک کہ تمام دینار خَتْم ہو گئے، پھر ان تمام تھیلیوں کو اپنے بڑے تھیلے میں ڈالا اور بَغَل میں دَبا کر باہَر چل دیئے، راستے میں جِہاد پر جانے والے مسلمانوں کا ایک لشکر ملا تو ان میں سے ہر ایک کی حَالَت کے مُطابِق اسے ایک ایک تھیلی دے کر واپَس گھر لوٹ آئے اور اپنے اَہْل و عَیال کے لئے ایک دینار بھی باقی نہ رکھا۔[1]

4 شوہر کو ترغیب دلانے کا ثمرہ

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن خَصِیب رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ وزیر بننے سے قَبْل کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں خلیفہ مُتَوَکِّل کی والدہ کا کاتب تھا، ایک دن میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا کہ خادِم ایک تھیلا لئے ہوئے میرے پاس آیا اور کہا: اے احمد! خلیفہ کی والدہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ ہزار دینار بھجوا کر کہا ہے کہ یہ دینار میرے حَلال وطیب مال میں سے ہیں، انہیں مُسْتَحِقِّیْن میں تقسیم کر کے ان کے نام و نسب اور مُکَمَّل پتہ لکھ کر بھجوا دیجئے تاکہ جب کبھی ان علاقوں سے کوئی آئے تو ہم انہیں مزید ہدیہ بھجوا سکیں۔ میں وہ دینار لے کر گھر چلا آیا اور سوچنے لگا کہ ایسا کون ہے جو مجھے ان لوگوں کے نام بتائے جو تنگدستی و غُربَت کے باوُجود سفید پوش ہیں اور کسی کے سامنے دَسْتِ سوال دراز نہیں کرتے، کیونکہ ایسے لوگ ہی مالی اِمْدَاد کے زیادہ مُسْتَحِق ہیں۔ بِالْآخِر شام تک میرے پاس غریب و تنگدست اور سفید پوش و خود دار لوگوں کی ایک فہرست تیّار ہو گئی۔ میں نے ان میں 300 دینار تقسیم کر دیئے اور ابھی میرے پاس 700 دینار باقی تھے لیکن اب کوئی

[1] ……قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، شرح مقامات الیقین، ۱/ ۴۲۹

بھی ایسا شخص مَعْلُوم نہ تھا جس کی مَدَد کی جاتی۔ ادھر رات نے بھی آہستہ آہستہ اپنے پر پھیلا دیئے تھے اور اس کا ایک حِصّہ گزر چکا تھا۔ میرے سامنے کچھ سرکاری غلام مَوجُود تھے، باہَر پہرے دار پھر رہے تھے، برآمدے کے دروازے بھی بند کردیئے گئے تھے۔ میں بقیہ دیناروں کے بارے میں فکر مند تھا کہ دروازے پر کسی نے دستک دی، پھر چوکیدار کی آواز سنائی دی وہ آنے والے سے پوچھ گچھ کررہا تھا۔ میں نے مَعْلُوم کیا تو پتہ چلا کہ ایک سَیِّد زادہ مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ میں نے اسے اندر بلانے کا کہا اور اپنے پاس مَوجُود لوگوں سے کہا: اس وَقْت یہ ضَرور کسی حاجَت کے پیشِ نَظَر آیا ہوگا، ہو سکتا ہے تمہارے سامنے حاجت بیان کرنے میں اسے جھجک مَحْسُوس ہو تم ایک طرف ہو جاؤ۔ جب وہ سب چلے گئے تو سَیِّد زادہ میرے پاس آیا اور سلام کرکے بیٹھ گیا تو کہنے لگا: اس وَقْت آپ کے سامنے ایسا شخص مَوجُود ہے جسے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خاص قُربَت ہے۔ **اللہ** کی قسم! ہمارے پاس ایسی کوئی چیز ہے جس سے ہمارا گزارہ ہو سکے نہ دیگر لوگوں کی طرح دِرْہَم و دینار ہیں کہ ہم اپنے لئے کھانے کی کوئی چیز خرید سکیں۔ ہمارے پڑوس میں آپ کے عِلاوہ ایسا کوئی نہیں جو اس کڑے وَقْت میں ہماری مَدَد کر سکے۔

میں نے اس کی گفتگو سن کر ایک دینار اسے دیدیا تو اس نے میرا شکریہ ادا کیا اور دُعائیں دیتا ہوا رُخصت ہو گیا۔ پھر میری زوجہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی: اے بندۂ خُدا! تجھے کیا ہو گیا؟ خلیفہ کی والدہ نے تجھے یہ دینار مُستَحِقین میں تقسیم کرنے کو دیئے تھے، ایک سَیِّد زادے نے تجھ سے عَیال داری اور تنگدستی کی شِکایَت کی تو تُو نے صِرف اسے ایک

دینار دیا، اَفْسوس ہے تجھ پر! آلِ رسول کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ ہرگز مُناسِب نہیں۔ اَہْلِ بَیْت کی مَحبَّت سے سرشار نیک سیرت بیوی کی گفتگو نے میرے دل پر بہُت گہرا اثر کیا۔ میں نے بے قرار ہو کر پوچھا: اب کیا ہو سکتا ہے، اس غَلَطی کا اِزالہ کس طرح کیا جائے۔ تو وہ بولی: یہ سارے دینار اس سَیِّد زادے کی خِدْمَت میں پیش کر دے۔ میں نے غلام سے کہا: جاؤ اور فوراً اس سَیِّد زادے کو بلالاؤ، وہ گیا اور اسے لے آیا۔ میں نے اس سے مَعْذرَت کی اور 700 دیناروں سے بھرا تھیلا اس کے حُضُور پیش کر دیا۔ وہ دُعائیں دیتا اور شکریہ ادا کرتا ہوا رُخصت ہو گیا۔ پھر مجھے شیطانی وسوسہ آیا کہ خلیفہ مُتَوَکِّل ساداتِ کرام سے زیادہ خوش نہیں، اس کی والدہ **شجاع** نے غریبوں، مسکینوں میں تقسیم کرنے کے لئے جو رقم دی تھی اس کا بڑا حِصّہ تو ایک سَیِّد زادے کی خِدْمَت میں پیش کر دیا گیا، کہیں ایسا نہ ہو کہ خلیفہ مجھ پر غَضَب ناک ہو اور مجھے سزا کا سامنا کرنا پڑے۔ میں نے اس پریشانی کا اِظْہار اپنی بیوی پر کیا تو اس نے کہا: آپ ان ساداتِ کرام کے نانا جان پر بھروسا رکھیں اور سارا مُعامَلہ ان پر چھوڑ دیں۔ میں نے کہا: **اللہ** کی بندی! تُو اچھی طرح جانتی ہے کہ خلیفہ ساداتِ کرام سے کیسا برتاؤ کرتا ہے۔ جب وہ مجھ سے اس رَقَم کے مُتَعَلِّق پوچھے گا تو میں کیا جواب دوں گا؟ اس نے کہا: میرے سرتاج! آپ سارا مُعامَلہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سُپُرد کر دیں۔ جس سَیِّد زادے کی آپ نے مَدَد کی اس کے نانا جان ہی آپ کا بَدْلَہ چکائیں گے، آپ ان پر بھروسا رکھیں۔ وہ اس طرح میری ڈھارس بندھاتی رہی، پھر میں اپنے بستر پر جا لیٹا۔ ابھی سونے کی کوشش کر رہا تھا کہ دستک ہوئی، میں نے خادم سے

کہا: جاؤ! دیکھو! اس وَقْت کون آیا ہے؟ وہ گیا اور واپس آکر کہا: خلیفہ کی والِدہ شجاع نے پیغام بھجوایا ہے کہ فوراً میرے پاس پہنچو۔ میں صحن میں آیا تو دیکھا کہ آسمان پر ستارے جگمگا رہے تھے۔ رات کافی بیت (یعنی گزر) چکی تھی، ابھی میں صحن میں ہی تھا کہ دوسرا، پھر تیسرا قاصِد آگیا۔ میں نے تینوں کو اپنے پاس بلایا اور کہا: کیا اتنی رات گئے جانا ضروری ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ فوراً! خلیفہ کی والدہ کے پاس چلیں۔ چُنانْچِہ میں سوار ہو کر محل کی طرف چل دیا، راستے میں یکے بعد دیگرے کئی قاصِد ملے جو مجھے بلانے آ رہے تھے۔ میں محل پہنچا تو ایک خادم فوراً مجھے ایک سمت لے گیا اور ایک جگہ جا کر ٹھہر گیا، پھر ایک خادِمِ خاص آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر بولا: اے احمد! خلیفہ کی والِدہ آپ سے گفتگو کرنا چاہتی ہیں، جہاں آپ کو ٹھہرایا جائے، وہیں ٹھہرنا اور جب تک کچھ پوچھا نہ جائے کچھ نہ بولنا۔ اس کے بعد وہ مجھے ایک خوبصورت کمرے میں لے گیا جس میں بہترین پردے لٹک رہے تھے اور کمرے کے وسط میں شَمْع دان رکھا ہوا تھا، مجھے ایک دروازے کے پاس کھڑا کر دیا گیا۔ میں چپ چاپ وہاں کھڑا رہا، پھر کسی نے پکارا: اے احمد! میں نے آواز پہچان کر کہا: اے خلیفہ کی والِدہ! میں حاضِر ہوں۔ پھر آواز آئی: ہزار دیناروں کا نہیں تو 700 کا حساب دو۔ اتنا کہہ کر ان کے رونے کی آواز آنے لگی، میں نے اپنے دل میں کہا: اس سَیِّد زادے نے کسی دکان سے کھانے کا سامان اور غَلّہ وغیرہ خریدا ہو گا اور کسی مُخْبِر نے خلیفہ کو خبر دی ہو گی کہ میں نے اس سَیِّد زادے کی مَدَد کی ہے، تو خلیفہ نے مجھے قتل کرنے کا حُکْم دیا ہو گا، جس کی وجہ سے اس کی والِدہ مجھ پر تَرَس کھاتے ہوئے رو رہی ہیں، میں انہیں سوچوں میں گُم تھا کہ

دوبارہ آواز آئی: اے احمد! ہزار دیناروں کا نہیں تو 700 کے مُتَعلّق مجھے بتاؤ۔ اتنا کہہ کر وہ پھر زار و قطار رونے لگی۔ اس طرح اس نے کئی مرتبہ کیا اور دیناروں کے مُتَعلّق بار بار پوچھا۔ میں نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ جب سَیِّد زادے کا ذِکْر آیا تو وہ رونے لگی اور کہا: اے احمد! **اللہ** تجھے اور جو تیرے گھر میں نیک خاتون ہے اسے بہترین جزا عطا فرمائے، کیا تو جانتا ہے کہ آج رات میرے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ہے؟ میں نے لاعلمی کا اِظْہار کیا تو کہنے لگیں: آج رات جب میں سوئی تو میری سوئی ہوئی قِسْمَت جاگ اُٹھی، میں نے خواب میں سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارَت کی، لب ہائے مُبارَکہ کو جُنْبِش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور اَلْفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **اللہ** احمد بن خَصِیب اور اس کے گھر میں مَوجُود نیک خاتون کو بہترین جَزا عَطا فرمائے، آج رات تم لوگوں نے میری اولاد میں سے 3 ایسے شخصوں کی تنگدستی دور کی جن کے پاس کچھ بھی نہ تھا، **اللہ** تمہیں جزائے خیر عَطا فرمائے۔

خواب سنانے کے بعد کہنے لگیں: اے احمد! یہ زیورات، کپڑے اور دیناروں کی تھیلیاں اس سَیِّد زادے کو دے دینا جس کی بَرَکت سے مجھے **اللہ** کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار نصیب ہوا۔ اس سے کہہ دینا کہ جب کبھی ہمارے پاس مال آئے گا ہم تمہارے لئے بھجوا دیا کریں گے۔ پھر خلیفہ کی والِدہ **شجاع** نے کچھ اور سامان دیتے ہوئے کہا: یہ زیورات، کپڑے اور دینار اپنی زوجہ کو دینا اور کہنا: اے نیک و مُبارَک خاتون! **اللہ** تمہیں اچھی جَزا عَطا فرمائے۔ تمہارے ہی مشورے پر اس سَیِّد زادے کو رَقَم دی گئی

اور اِس طرح مجھے دیدارِ نبی نصیب ہوا، یہ نذرانہ قبول کر لیجئے اور اے احمد! یہ کپڑے اور رَقَم تم اپنے پاس رکھو یہ تمہارے لئے ہیں۔ میں تمام سامان لے کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا، راستے میں ہی اس سَیِّد زادے کا گھر تھا میں نے دل میں کہا: جس کی بَرَکت سے مجھے اتنا اِنْعَام ملا اسی سے خیر کی اِبتِدا کرنی چاہئے۔ چُنانْچِہ میں اس کے گھر گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا، پوچھا گیا: کون؟ میں نے اپنا نام بتایا تو وُہی سَیِّد زادہ باہَر آیا اور کہا: اے احمد! ہمارے لئے جو مال لے کر آئے ہو وہ ہمیں دے دو۔ میں نے حیران ہو کر پوچھا: تمہیں کیسے مَعْلُوم ہوا کہ میں تمہارے لئے ہدیہ لایا ہوں؟ تو اس نے بتایا: بات دراصل یہ ہے کہ جب میں تمہارے پاس سے رَقَم لایا اس وَقْت ہمارے پاس کچھ نہ تھا میں نے تمہاری دی ہوئی رَقَم اپنی زوجہ کو دی تو وہ بہُت خوش ہوئی اور کہا: آؤ! ہم اس شخص کے لئے دُعا کریں جس نے ہماری مَدَد کی، تم نَماز پڑھو اور دُعا کرو میں آمین کہوں گی۔ پس میں نے نَماز پڑھ کر دُعا کی اور اس نے "آمین" کہی۔ پھر مجھ پر غنودگی طاری ہو گئی، میری ظاہری آنکھیں کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں کھل گئیں، میں خواب میں اپنے نانا جان، رحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مُشَرَّف ہوا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: جنہوں نے تمہارے ساتھ بھلائی کی ہم نے ان کا شکریہ ادا کر دیا ہے، اب وہ دوبارہ تمہیں کچھ چیزیں بطورِ خیر خواہی دیں گے تم قبول کر لینا۔ فرماتے ہیں: میرے پاس جو مال و اَسباب تھا اس سَیِّد زادے کے حُضُور پیش کر کے خوشی خوشی گھر چلا آیا۔ میری زوجہ مَشْغُولِ دُعا و مُناجات تھی اور کافی بے چین و مُضْطَرِب تھی۔ جب اسے میرے گھر آنے کا عِلْم ہوا تو میرے پاس آئی اور

خَیرِیَّت مَعْلُوم کی۔ میں نے جانے سے لے کر واپسی تک کا تمام واقعہ کہہ سنایا۔ اس نے اللہ پاک کا شکریہ ادا کیا اور کہا: میں نہ کہتی تھی کہ آپ ان کے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بھروسا رکھیں اور مُعامَلہ ان کے سُپُرد کر دیں، دیکھیں! انہوں نے کیسا لُطف وکَرَم فرمایا اور کیسے ہماری دستگیری فرمائی۔ پھر میں نے اپنی زوجہ کا حِصّہ اس کے حوالے کر دیا جو اس نے بخوشی قبول کر لیا۔ [1]

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری بے حِساب مَغْفِرَت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نیک بنئے اور بنائیے

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہماری بزرگ خواتین ہمیشہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے پر اپنے شوہروں کی ڈھارس بندھایا کرتی تھیں، مگر اَفْسوس! آج ہم اس وَصْف سے دور ہیں، تَوَکُّل اور قَناعَت کا دامَن ہم نے چھوڑ دیا ہے، رِشْوَت سِتانی کا جو بازار گرم ہے اس کی ایک بہت بڑی وجہ آج کی عورت بھی ہے، کیونکہ آج کی عورت کی ضروریات ہیں کہ پورا ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں، آئے دن کی شاپنگ اور نت نئے ڈیزائنز کے ملبوسات وجیولری کی ہَوَس نے ان کے شوہروں کو ناجائز آمدنی کے ذرائع اِخْتِیار کرنے پر مَجْبُور کر دیا ہے، راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا تو ایک طرف رہا کثیر آمدنی کے باوُجُود ہر طرف یہی رونا رویا جاتا ہے کہ پوری نہیں ہوتی۔ آج گھروں میں ناچاقیوں کا بھی ایک بڑا سَبَب یہی ہے کہ عورتوں نے

[1] ...... عیون الحکایات، الحکایۃ الرابعۃ والعشرون بعد الثلاثمائۃ، حکایۃ احمد... الخ، ص ۲۸۷

اپنے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو برباد کرنے کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے، وہ گھر جو کبھی امن کا گہوارہ ہوا کرتے تھے، مرد شام کو تھکا ماندہ گھر آتا تو بیوی بچوں کو دیکھ کر تھکن بھول جاتا، آج وہ گھر کے بجائے باہر سکون محسوس کرتا ہے کہ گھر جاتے ہی روز کی طرح پھر سننا پڑیں گی کہ مجھے یہ چاہئے وہ چاہئے، ہماری کوئی فکر ہی نہیں، فلاں کے بچے اتنے اچھے اسکول میں پڑھتے ہیں، ان کے پاس گاڑی ہے اور ہمارے پاس موٹر سائیکل بھی نہیں، وغیرہ وغیرہ۔

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! بلاشبہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے اور گھر کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے مرد و عورت دونوں کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہئے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنا کردار بخوبی نبھائیں اور کبھی مردوں سے ایسے مطالبات نہ کریں کہ انہیں ہماری وجہ سے کسی گناہ کے کام پر مَجْبُور ہونا پڑے، بلکہ تَوَکُّل کا دامَن ہمیشہ تھامے رہنا چاہئے اور جو رُوکھی سوکھی ملے اس پر صَبْر و شُکْر کرنا چاہئے اور ہمیشہ اپنی آخِرَت کو بہتر بنانے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ چُنَانْچِہ راہِ خُدا میں خَرْچ کر کے اُخْرَوِی زادِ راہ تیّار کرتے رہنا اور مردوں کو بھی اس کارِ خیر میں حِصّہ ڈالنے پر ابھارتے اور ان کی ہِمَّت بندھاتے رہنا چاہئے۔ ورنہ یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی کے اِشَاعَتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 853 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب **جہنم میں لے جانے والے اعمال** (جلد اول) صَفْحَہ 376 پر ہے: شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں کے کَثْرَت سے جہنّم میں جانے کا سَبَب ان کے اپنے شوہروں کی نعمتوں سے اِنْکَار کو قرار دیا اور ارشاد فرمایا: اگر شوہر اپنی کسی بیوی سے ساری عمر حُسْنِ سُلُوک سے پیش آئے پھر وہ شوہر میں کوئی عیب دیکھ لے تب بھی یہی

کہتی ہے میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں پائی۔

آیاتِ قرآنیہ سے ماخوذ مدنی پھول

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں جو راہِ خُدا میں خَرچ کرنے کی فضیلت اور نہ کرنے کی مَذمَّت اِرشاد فرمائی ہے، ان آیاتِ کریمہ سے ماخُوذ چند مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں:

① راہِ خُدا میں خَرچ کرنا تقویٰ کی علامت ہے۔(پ۱، البقرۃ:۳)

② راہِ خُدا میں خَرچ نہ کرنا باعثِ ہَلاکت ہے۔(پ۲، البقرۃ:۱۹۵)

③ والدین، اَقرِبا، یتیموں اور مسکینوں پر خَرچ کرنا نیکی ہے۔(پ۲، البقرۃ:۲۱۵)

④ حاجت سے زائد مال راہِ خُدا میں خَرچ کر دینا چاہئے۔(پ۲، البقرۃ:۲۱۹)

⑤ آج راہِ خُدا میں کچھ خَرچ کر لو کل قِیامت میں کام آئے گا۔(پ۳، البقرۃ:۲۵۴)

⑥ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے 700 گنا اَجر ملتا ہے۔(پ۳، البقرۃ:۲۶۱)

⑦ بغیر اِحسان جتلائے خالِص رضائے الٰہی کے لئے خَرچ کرنے والوں کے لئے اجرِ عظیم اور خوف وغم سے آزادی کی نوید ہے۔(پ۳، البقرۃ:۲۶۲)

⑧ راہِ خُدا میں دِکھلاوے کے لئے خَرچ کرنا اجر کو ضائع کر دیتا ہے۔(پ۳، البقرۃ:۲۶۴)

⑨ رضائے الٰہی کے لئے خَرچ کرنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے باغ میں خوب بارِش ہو اور اس میں پہلے کی نِسبت دُوگنا پھل پیدا ہو۔(پ۳، البقرۃ:۲۶۵)

⑩ راہِ خُدا میں کم خَرچ کریں یا زیادہ اللہ پاک اس کو بڑھاتا ہے۔[1]

⑪ اللہ کی راہ میں پاکیزہ اور ستھرا مال دینا چاہیے۔(پ۳، البقرۃ:۲۶۷)

⑫ جو چیز اپنے لئے پسند نہ ہو راہِ خُدا میں نہ دی جائے۔(پ۳، البقرۃ:۲۶۷)

⑬ راہِ خُدا میں خَرچ کا بہتر بدل ملے گا۔(پ۳، البقرۃ:۲۷۰)

⑭ خُلوصِ نِیَّت سے اِعلانیہ صَدَقہ کرنا بہُت اچھّا ہے۔(پ۳، البقرۃ:۲۷۱)

⑮ چھپا کر صَدَقہ دینا ظاہِر کر کے دینے سے اَفْضَل ہے۔[2]

⑯ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے میں در حقیقت اپنا ہی بھلا ہے۔(پ۳، البقرۃ:۲۷۲)

⑰ بغیر رضائے الٰہی کے راہِ خُدا میں خَرچ کرنا مُناسِب نہیں۔(پ۳، البقرۃ:۲۷۲)

⑱ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے کا پورا بدْلہ ملے گا۔(پ۳، البقرۃ:۲۷۲)

⑲ صَدَقہ و خیرات کے بہترین حقدار وہ ہیں جو عِلْمِ دین، خِدْمَتِ دین اور جِہاد جیسے عظیم اُمور میں مَصْرُوفِیَّت کے سَبَب کمائی نہیں کر سکتے۔(پ۳، البقرۃ:۲۷۳)

⑳ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے والوں کا شُمار ان مُتَّقِین میں ہوتا ہے جن کے لئے زمین و آسمان کی چوڑائی سے بھی زیادہ رقبہ کی جَنَّت تیار کی گئی ہے۔(پ۴، آل عمران:۱۳۴)

㉑ ریاکاری سے مال خَرچ کرنے والے شیطان کے ساتھی ہیں۔(پ۵، النسآء:۳۸)

㉒ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے والوں کے لئے حقیقی مومن ہونے اور بارگاہِ خُداوندی سے

[1] ...... تفسیر خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۶۵، ص۹۳

[2] ...... تفسیر خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۷۴، ص۹۶

مَغْفِرَت اور عزّت کی روزی ملنے کی خوش خبری ہے۔(پ۹، الانفال: ۳، ۴)

㉓ سونا چاندی جوڑ جوڑ کر رکھنے اور راہِ خدا میں خَرچ نہ کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب کی وعید ہے۔(پ۱۰، التوبۃ: ۳۴)

㉔ قُرْبِ خُداوندی اور دُعائے رسولِ کریم پانے کی نیّت سے راہِ خُدا میں خَرچ کرنا قُرْبِ الٰہی اور دُخُولِ رَحمَت کا ذریعہ ہے۔(پ۱۱، التوبۃ: ۹۹)

㉕ راہِ خُدا میں خَرچ کیا جانے والا ہر قسم کا خَرچ خواہ کم ہو یا زیادہ اللہ کی بارگاہ میں مَحْفُوظ ہے اور اس کا بہتر صِلہ عَطا ہو گا۔ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۲۱)

㉖ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے والوں کو آخِرت میں نَفْع بَخش گھر اور بسنے کے باغات عَطا ہوں گے۔ (پ۱۳، الرعد: ۲۲تا۲۳)

㉗ راہِ خُدا میں خَرچ کرنا گویا اِیمان کی نشانی ہے۔(پ۲۱، السجدۃ: ۱۶)

㉘ راہِ خُدا میں خَرچ کرنا گویا کہ اپنے رب سے ایسی تِجارَت کرنا ہے جس میں ہرگز گھاٹا و نقصان نہیں۔(پ۲۲، فاطر: ۲۹)

㉙ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے اِنْکار کرنا کُفّار کا طریقہ ہے۔(پ۲۳، یٰس: ۴۷)

㉚ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے روکنا مُنَافَقَت ہے۔ (پ۲۸، المنٰفقون: ۷)

㉛ راہِ خُدا میں خَرچ نہ کرنا قِیامت میں حَسرَت کا باعِث ہو گا۔(پ۲۸، المنٰفقون: ۱۰)

احادیثِ کریمہ سے ماخوذ مدنی پھول

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فضائلِ

صدقات کی اَحادِیث ذِکْر فرما کر ان فضائل کا 25 نکات میں اس طرح اِحاطہ فرماتے ہیں:

ان حدیثوں سے ثابِت ہوا کہ جو مسلمان اس عَمَل (یعنی راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے) میں نیک نِیَّت، پاک مال سے شریک ہوں گے انہیں کرمِ اِلٰہی وانْعامِ حضرت رِسالَت پناہی سے 25 فائدے ملنے کی اُمّید ہے:

① بِاِذْنِہٖ بُری موت سے بچیں گے، ستّر دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔

② عُمریں زیادہ ہوں گی۔

③ ان کی گنتی بڑھے گی۔

④ رِزْق کی وُسْعت مال کی کَثْرت ہوگی، اس کی عادت سے کبھی مُحتاج نہ ہوں گے۔

⑤ خیر وبَرَکت پائیں گے۔

⑥ آفتیں بلائیں دور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، 70 دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، 70 قسم کی بلا دُور ہوگی۔

⑦ ان کے شہر آباد ہوں گے۔

⑧ شِکَستہ حالی دور ہوگی۔

⑨ خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطِر حاصِل ہوگا۔

⑩ مددِ الٰہی شامِل ہوگی۔

⑪ رحمتِ الٰہی ان کے لئے واجِب ہوگی۔

⑫ ملائکہ اُن پر دُرُود بھیجیں گے۔

⑬ رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔

⑭ غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہو گا۔

⑮ ان کے گناہ بخشے جائیں گے، مَغْفِرَت ان کے لئے واجِب ہو گی، اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔

⑯ خِدْمَتِ اَہْلِ دین میں صَدَقَہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔

⑰ غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے۔

⑱ ان کے ٹیڑھے کام دُرُسْت ہوں گے۔

⑲ آپس میں محبتیں بڑھیں گی جو ہر خیر و خوبی کی مُتَّبع ہیں۔

⑳ تھوڑے صَرف میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دُونا اُٹھتا۔

㉑ اللہ کے حُضُور درجے بُلَند ہوں گے۔

㉒ مولیٰ تبارک و تعالیٰ ملائکہ سے ان کے ساتھ مُباہات (فخر) فرمائے گا۔

㉓ روزِ قیامَت دوزخ سے اَمان میں رہیں گے، آتشِ دوزخ ان پر حرام ہو گی۔

㉔ آخرت میں اِحسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے۔

㉕ خُدا نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُر نور، سَیِّدِ عالَم، سرورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نَعْلِ اَقْدَس کے تَصَدُّق میں سب سے پہلے داخِلِ جنّت ہو گا۔ [1]

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۵۲

راہِ خُدا میں خرچ سے متعلق مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول

❁ جو بھی مال راہِ خُدا میں خرچ کیا جاتا ہے، وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ [1]

❁ اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا نفس پر بہت گِراں ہوتا ہے، اس لئے جیسے ہی نیّت کریں، فوراً دے دیں کیونکہ دل بھی بدل جاتا ہے۔ [2]

❁ حقیقت میں کسی چیز کا شکریہ یہ ہے کہ اُسے اللہ کی رِضا میں خرچ کیا جائے۔ [3]

❁ دل کا سکون چاہتے ہیں تو صدقہ وخیرات کیجئے۔ [4]

❁ مرنے کے بعد ہر ایک تمنّا کرے گا: کاش! ایک پیسہ بھی بچا کر نہ رکھتا بلکہ خیرات کر دیتا۔ [5]

راہِ خُدا میں خرچ سے متعلق مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

❁ اگر ہمیں کسی کی بیماری کے بارے میں میسیج آئے یا کسی اور ذَرِیعے سے اِطّلاع ملے تو اُس بیمار کی عِیادَت کے لئے فون کرنا بہتر ہے اس میں اِنْفَاقِ فِیْ سَبِیْلِ اللہ یعنی اللہ پاک کی

---

[1] ...... مدنی مذاکرہ، ۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق 24 اکتوبر 2015ء

[2] ...... مدنی مذاکرہ، ۳۰ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ بمطابق 10 جنوری 2016ء

[3] ...... مدنی مذاکرہ، ۱۰ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ بمطابق 28 نومبر 2017ء

[4] ...... مدنی مذاکرہ، ۳۰ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 25 ستمبر 2014ء

[5] ...... مدنی مذاکرہ، ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ بمطابق 11 جولائی 2015ء

راہ میں خَرچ کرنے کی نِیَّت کرے اِنْ شَآءَ اللہ ثواب پائے گا۔[1]

❀ اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم اِرشاد فرماتے ہیں: خَرچ کرو لیکن شُہرت نہ چاہو، اپنی شَخصِیَّت اس طرح بلند نہ کرو کہ تمہارا ذِکر کیا جائے اور لوگ تمہیں جانیں، بلکہ اپنے آپ کو چُھپا کر رکھو اور خاموشی اِختیار کرو، اس طرح تم مَحفُوظ رہو گے، نیک لوگ تم سے خوش ہوں گے اور بدکاروں کو غصّہ آئے گا۔[2]

دعوتِ اسلامی آپ کے مال کی امین ہے

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰه! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوت اسلامی بلاشبہ دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے تقریباً 107 شعبہ جات میں خِدْمَتِ دین کے فرائض سر انجام دے رہی ہے۔ ان میں سے **جامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِین ولِلْبَنات** کی اگر بات کریں تو اس وقت ملک و بیرونِ ملک میں 757 جامعات المدینہ قائم ہیں، جن میں مفت تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کی تعداد 64548 ہے اور 3760 **مَدارِسُ الْمَدِیْنَہ** میں پڑھنے والے طلبہ و طالبات کی تعداد 171294 ہے۔

❀ عاشقانِ رسول کیلئے مساجد کی تعمیر کیلئے **مجلس خُدّامُ الْمَساجِد** (اَلْحَمْدُ لِلّٰه! اس وقت 932 مساجد زیرِ تعمیر ہیں)۔

❀ دینی مسائل کی شَرعی راہ نُمائی کیلئے **دَارُالْاِفْتَاء اہلسنّت**۔

---

[1] ...... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۳۲ھ بمطابق ستمبر 2011ء

[2] ...... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۷ھ بمطابق اپریل 2016ء

❁ کئی زبانوں میں مَعیاری و مُستَنَد کُتُب و رسائل تحریر کرنے کیلئے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ اور مجلس تراجِم۔

❁ سنتوں کی بہاروں کو عام کرنے کیلئے سینکڑوں **مَدَنی مراکز فیضان مدینہ** اور دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دھو میں مچانے کیلئے الیکٹرونک مبلغ **مدنی چینل**۔

❁ گونگے بہروں کیلئے **مجلس خصوصی اسلامی بھائی**۔

❁ اموات پر تجہیز و تکفین میں لواحقین کی معاونت کیلئے **مجلس تجہیز و تکفین**۔

❁ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دکھیاری امت کی خیر خواہی کیلئے **مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ** ہے۔

صرف چند شعبہ جات کے اخراجات اربوں میں ہیں، آپ بھی دین متین کی خدمت کے لئے اپنی زکوٰۃ و صدقات اور مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دیجئے، بلکہ اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر انفرادی کوشش کر کے انہیں بھی راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کے فضائل بتا کر مدنی عطیات جمع کیجئے اور یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی آپ کے مدنی عطیات کی امین ہے، آپ جس مد میں جو بھی عطیات عطا فرماتی ہیں دعوتِ اسلامی اسی مد میں خَرْچ کرتی ہے اور اس سلسلے میں باقاعدہ ایک نظام قائم ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مآخذ و مراجع

قرآن مجید	❀❀❀❀❀
کتاب	**مطبوعہ**
کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
التفسیر الکبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۹ھ
تفسیر القرطبی	دار الفکر بیروت ۱۴۲۹ھ
تفسیر الخازن	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۵ھ
الدر المنثور فی التفسیر بالماثور	مرکز ھجر للبحوث والدراسات ۱۴۲۴ھ
حاشیۃ الصاوی علی الجلالین	قاسم پبلی کیشنز کراچی
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
صراط الجنان فی تفسیر القرآن	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
مؤطا امام مالك	دار المعرفہ بیروت ۱۴۳۳ھ
مسند احمد	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
سنن الدارمی	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ
صحیح البخاری	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۸ھ
الادب المفرد	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۰ھ
صحیح مسلم	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
سنن ابی داود	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۸ھ
سنن الترمذی	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
صحیح ابن حبان	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۵ھ
المعجم الکبیر	دار الکتب العلمیہ بیروت 2007ء

الفوائد لتمام الرازی	مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۱۲ھ
شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ
عمدۃ القاری	دار الفکر بیروت 2005ء
مراٰۃ المناجیح	نعیمی کتب خانہ گجرات
فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
قوت القلوب	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
احیاء علوم الدین	دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء
عیون الحکایات	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
فضائل دعا	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
الطبقات الکبرٰی لابن سعد	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۰ھ
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۷ھ
معرفۃ الصحابہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
تاریخ مدینۃ دمشق	دار الفکر بیروت
تذکرۃ الاولیاء	انتشارات گنجیہ ۱۳۷۹ھ
سیر اعلام النبلاء	مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۰۵ھ
حدائق بخشش	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
وسائلِ بخشش مرمّم	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
کتاب التعریفات	دار النفائس بیروت ۱۴۲۸ھ
انساب الاشراف للبلاذری	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
المحاسن والمساوئ	دار المعارف القاهرہ

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
ستر ہزار فرشتوں کی حاضری	1	سرکار کی تعریف کی حقدار	19
راہِ خدا میں دینے کی نیت کر چکی ہوں	2	راہِ خدا میں خرچ کرنے سے متعلق سوالات	21
کچھ بھی بچا کر نہ رکھتیں	3		
راہِ خدا میں خرچ کرنے سے مراد	5	صحابیات وصالحات کے راہِ خدا میں خرچ کرنے کے مزید 8 واقعات	23
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے	7		
راہِ خدا میں خرچ کرنے کا فائدہ	9	1 درہموں سے بھرا تھیلا	25
راہِ خدا میں خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے	10	2 لاکھوں کی خیرات	25
		3 سائل کو کبھی خالی نہ لوٹاتیں	26
راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال بڑھتا ہی رہتا ہے	11	4 کفن صدقہ کرنے کی وصیت	26
		5 کنگن فوراً صدقہ کر دیئے	27
وہ در دنیا ستر در آخرت	11	6 آگ کے کنگنوں سے نجات پالی	28
راہِ خدا میں خرچ نہ کرنا کیسا؟	14	7 سارا مال وقف کر دیا	29
راہِ خدا میں نہ دینا محرومی ہے	15	8 ہیرے موتی راہِ خدا میں دیتیں	30
راہِ خدا میں دینے سے روکنے پر اظہارِ ناراضی	16	شوہروں کو راہِ خدا میں خرچ کرنے پر ابھارنے اور مدد کرنے والی خواتین کے چند واقعات	31
کثیر مال ملنے پر موت کی آرزو	18		

1 شوہر کو مبارک باد دی	31	راہِ خُدا میں خرچ سے متعلق مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول	50
2 شوہر کو پریشانی سے نجات دلائی	34		
3 شوہر کی مدد	35		
4 شوہر کو ترغیب دلانے کا ثمرہ	37	دعوتِ اسلامی آپ کے مال کی امین ہے	51
نیک بنئے اور بنایئے	43		
آیاتِ قرآنیہ سے مَاخُوذ مدنی پھول	45	مَآخذ و مراجع	53
احادیثِ کریمہ سے ماخوذ مدنی پھول	47	فہرست	55
راہِ خُدا میں خرچ سے متعلق مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول	50	❀❀❀❀❀	

گناہوں پر اصرار نہ کیا جائے

اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں کافروں اور گناہ گاروں کے لئے عذابات کی جو خبریں دی ہیں ان کا اپنے وقت پر واقع ہونا یقینی ہے، یہ اعلان سننے کے بعد بھی کفر پر اڑے رہنا اور گناہوں میں مشغول رہنا حد درجہ کی حماقت ہے، لہٰذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کفر اور گناہوں پر اصرار کرنا چھوڑ دے اور سچی توبہ کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر خود کو ہلاکت سے بچالے۔ حضرت **عبدُاللہ** بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (گناہوں پر) اِصرار کرنے والے ان لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنے گناہوں پر قائم ہیں (اور اس کے باوجود وہ توبہ و استغفار نہیں کرتے) حالانکہ وہ جانتے ہیں (کہ ان کا فعل گناہ ہے)۔

(صراط الجنان، پ۷، الانعام، تحت الآیۃ: ۱۳۲، ۳/ ۲۷۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مدنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مدنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

978-969-722-090-8
01012975

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net